مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ:

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرستِ اعلیٰ سپاہِ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟
فیصلہ آپ کریں

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— ملنے کا پتہ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جھنگ (پاکستان) فون: 3496-0471

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتاب بھی جعلی ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے **شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی** رحمۃ اللہ علیہ (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیائے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

"تاریخی دستاویز" قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جا رہی ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ــــــــــ تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور ثقہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ الجزائری اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی، پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس بمع سرورق کتاب درج کیا گیا ہے۔ ــــــــــ اب ان ثقہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء

4 شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

5 شیعہ اور عقیدہ امامت

6 شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدینؓ

7 شیعہ اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے' آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں' جس کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سڑاند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی' دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلایا جا رہا تھا' دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لگا کر سبائیت و رافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔

1400 سو سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو' تحریف قرآن کا عقیدہ ہو' صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث علماء میں کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء' سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

سامنے علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ ـــــ شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ ـــــ ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ ـــــ اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹیل اور قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ تاکہ ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب ـــــ دنیا بھر کے شیعہ کے تقیہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں؟ ـــــ یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ ـــــ تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی صحابہ کرامؓ کو برا نہیں کہا، نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں، نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز ـــــ شیعہ کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکسی آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی درجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو بتیس (232) کتابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً تقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ ـــــ یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا ـــــ یا وہ اقبال جرم کر کے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چوراہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے ـــــ ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے گا۔

آئینہ ہم نے دکھایا تو برا مان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر ـــــ چیں بہ جبیں نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے۔

"تاریخی دستاویز" ــــــــ کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہندوپاک، بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من وعن نقل کیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی ثقاہت مزید واضح ہوسکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں:۔

(1)ــــ عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔

(2)ــــ شیعہ کے پیشواء خامنہ ای کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خادم کا اہم خط۔

(3)ــــ وزیراعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔

(4)ــــ فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔

(5)ــــ شیعہ کا مختصر تعارف۔

(6)ــــ شیعہ کے کفریہ عقائد۔

(7)ــــ شیعہ کے بارے میں چودہ سو (1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔

(8)ــــ شیعہ کے کفر پر چار سو (400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔

(9)ــــ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔

(10)ــــ چند شبہات اور ان کے جوابات۔

... .

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کاوش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹوسٹیٹ اور عکسی اوراق کی ترتیب، ترتیح، تہذیب، اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان پھٹک۔ ایران، پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر ـــــــ تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین تزئین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد مکی، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمٰن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباسط (جدہ)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء القاسمی، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قاری عطاء الرحمٰن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، شیخ حاکم علی شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔ ـــــــ

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
رئیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم
جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

مقدمہ کتاب

تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

"تاریخی دستاویز" عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیئے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کمیونٹی میں شمولیت کی دعویداری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فروعی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لہجے کی تلخیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہؓ، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو زندہ کرکے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قبروں سے نکال کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا' ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ـــــــ ایرانی انقلاب فروری 1979ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لٹریچر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد ـــــــ اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہوگئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد ـــــــ ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ ـــــــ جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا' اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ ـــــــ خدانخواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت مسخ ہوکر رہ جائے گی۔ ـــــــ "تاریخی دستاویز" کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے ـــــــ عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ ـــــــ جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے' یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ ـــــــ چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آرہا ہے' زیر نظر "تاریخی دستاویز" ـــــــ عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔

تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیر نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

(1)...... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الاللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔
(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ (ہ) خلیفتہ بلافصل (از کتاب اصول کافی)

(از شیعہ مذہب حق ہے، ٹائٹیل و صفحہ 324، 325) (از ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)

(2)...... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(3)...... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(4)...... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔

(از حیات القلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں، علماء اسلام، مفتیان عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے، اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا جائے، جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کر لینا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو جز ماننے والا بھی مسلمان ہو، پانچ جز ماننے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو ——————— شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک لاریب کافر ہے۔

از

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(رئیس العام سپاہ صحابہ)

دوسرا خط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشواء جناب خامنہ ای'

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم '

والسلام علی من اتبع الھدی ؒ

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی مداہنت اور مسامحت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گذارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" میں شیعہ مذہب کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون' حق الیقین وغیرہ اور جناب خمینی کی الحکومتہ الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشواء اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بیزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دریا برد کرنے کا اعلان کریں۔

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کے بعد اب تقیہ اور مسامحت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ دجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھا چکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ ـــ آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں ـــ یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہر صورت "تاریخی دستاویز" میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہو گا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

—— مقرر کردہ ——

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

—— زیر صدارت ——

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء ، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

اہم نوٹ

ان سفارشات میں "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" کا جو نام دیا گیا ہے' یہ صریحاً بددیانتی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" تھا۔ ———— جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صریحاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا' حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر 3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر 2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ "تاریخی دستاویز" کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضبطی اور مصنفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے مؤقف کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلف

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر 7 (ا) اے ڈی ایس / آر اینڈ آر / 91 مورخہ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:۔

(ا)—— فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2)—— اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3)—— نفاذ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر ضمیمہ 2)

(الف) اراکین کمیٹی:

(ا)——	جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی	وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد
(2)——	جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد
(3)——	جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد	خطیب بادشاہی مسجد لاہور
(4)——	جناب مولانا عبدالتواب صدیقی	636-ی- عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(5)——	جناب مولانا عبدالرؤف ملک	84-اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور

(6)————	جناب مولانا عبدالمالک	منصورہ ملتان روڈ لاہور
(7)————	جناب علامہ علی غضنفر کراروی	17-لیک روڈ لاہور
(8)————	جناب قاری عبدالحمید قادری	459-صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
(9)————	جناب علامہ ریاض حسین شاہ	ڈائریکٹر اتفاق سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور
(10)————	جناب پروفیسر ساجد میر	106-راوی روڈ لاہور
(11)————	جناب مولانا ضیاء القاسمی	14-اے غلام محمد آباد فیصل آباد
(12)————	جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم	جامعہ رضویہ فیصل آباد
(13)————	جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی	جامع مسجد محمدی سمندری ضلع فیصل آباد
(14)————	جناب مولانا محمد شریف	شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
(15)————	جناب علامہ محمد تقی نقوی	مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
(16)————	جناب حافظ محمد تقی	(دفتر جے یو پی) متصل صدر دواخانہ صدر کراچی
(17)————	جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق	میمن مسجد، کھوڑی گارڈن کراچی
(18)————	جناب علامہ مرزا یوسف حسین	5-ای-3-بی ناظم آباد کراچی
(19)————	جناب مولانا محمد ادریس داہری	شاہ پور جہانیاں ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
(20)————	جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری	1371-کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور
(21)————	جناب مولانا اشرف علی قریشی	جامع اشرفیہ پشاور
(22)————	جناب پیر شمس الامین	پیر آف مانکی شریف نوشہرہ صوبہ سرحد
(23)————	جناب سید محمد عبدالحلیم	بام خیل صوابی صوبہ سرحد
(24)————	جناب مولانا لقمان حکیم	صدر اہلسنّت والجماعت گلگت
(25)————	جناب مولانا محمد بشیر	ڈاک خانہ راٹو تحصیل استور ضلع دیامیر گلگت
(26)————	جناب مولانا محمد عبداللہ خلجی	رئیسانی سٹریٹ شلدرہ کوئٹہ
(27)————	جناب مولانا فتح محمد باروزئی	جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
(28)————	جناب پیر محمد فیض علی فیضی	آستانہ فیضیہ، 1056-بی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
(29)————	جناب علامہ ریاض حسین نقوی	مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
(30)————	جناب مظہر رفیع	سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

پر پابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنت کی جماعت "سپاہ صحابہ" اور شیعہ کی تنظیم "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" پر پابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہو جائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کر لی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔ متذکرہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کے نمائندے طلب کئے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء و مشائخ اور تمام مذہبی دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم (ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی)، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کر کے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف اپنے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کاوش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ ادھر ایرانی حکومت کے بار بار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی ایجنٹوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر انکا موٴقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مدنظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد اسحٰق نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچا دیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے خصوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اسحٰق اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یادداشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچا دی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام ؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کر دی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرام ؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہ ؓ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہ ؓ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہ ؓ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدا بصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیر اعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آ گئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جا سکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیر اعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس موقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابو حنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد و تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر لکھا ہے' اس پر پورے ہال میں سناٹا طاری ہوگیا۔ وزیر اعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے' مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو' فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کہا تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعہ المنتظر لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! خلفاء ثلاثہ کا نام آلہ تناسل پر لکھا جائے تو انزال تاخیر سے ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 250)

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض وغضب کا شکار ہوگیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے' ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ خادم سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کرلیں گے۔ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہوگیا تھا۔ جب اجلاس برخاست ہوا تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہوگئی۔ حضرت مولانا تقی عثمانی نے فرمایا "آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حمایت کا حق ادا کردیا ہے۔"

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیر اعظم کو شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو سٹیٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیر اعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی' راقم ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ مبصرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد مثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صادقہ تھا جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت ٹپکتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا' سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی' اجلاس میں خادم سپاہ صحابہ نے کہا فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے خمینی کا تمام لٹریچر اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کہا کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ دکھا سکا' تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کرلوں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا گھر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صاحب سکتے میں آگئے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیو بند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالروف ملک، مولانا محمد ضیاء القاسمی، خادم سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد معہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالمالک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کر لیا۔ لہٰذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکردو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات مرتب کر کے حکومت کو بھیجی گئیں تاکہ کابینہ کی منظوری کے لئے اکنوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالتواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کر کے آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلہ کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیر نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کاوش کے بعد دو سو بتیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چوالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمعیت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالتواب اچھروی (جماعت اہلسنّت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992 کے اجلاس میں پیش کیں۔ ——— اس پر پورے اجلاس میں تحیر و استعجاب پیدا ہو گیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سڑاند اور تعفن نے اہلسنّت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ شیعہ لیڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں کا آئینہ دیکھ کر پھر پینترا بدلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا آپ میں تو اصول کافی جیسی کتابیں بھی ہیں اور خمینی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتاب "صحیفہ انقلاب" خمینی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر "شائع شدہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان" درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر خمینی نے کہا "آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے افضل ہے۔" ـــــ کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے نمائندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں ـــــ انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، تمہارے بارے میں جو مواد سپاہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہوگئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا "آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہوسکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔"

2 جولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اجل کا کام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہوچکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا "اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کرا کر دم لوں گا۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کراسکا تو وزارت مذہبی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے اخلاص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اوائل 1993ء میں انہوں نے حتمی سفارشات جو 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیراعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف ـــــ تمام تر وعدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ ـــــ اور اس طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنادیا گیا۔ ـــــ یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیراعظم سکریٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا "اگر میں اب بحال ہوگیا تو عمل کرواؤں گا" بحالی کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا ـــــ پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات حکمرانوں کی عدم دلچسپی، بدنیتی اور عدم توجہی سے بالائے طاق رکھدی گئیں۔ ـــــ

انتہائی افسوس کے ساتھ میں آج پھر دھرا رہا ہوں کہ اگر وزیراعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستاویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کرلیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کرلیتے ـــــ تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ جاتا کہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھر رہی ہیں۔ ـــــ اور فسادات کا یہ سلسلہ دراز ہورہا ہے۔ ـــــ ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کراکے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

(1)—— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہیے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی، اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

(1)—— سب سے پہلے " زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا " حسن " بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

(2)— قومی سطح پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔

(3)— اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقفوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوا کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمینؒ کی فضا کو اجاگر کریں۔

(4)— اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات اور وزیراعظم کے ایماء پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علماء کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔

(5)— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کرے۔

(6)— کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جاکر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔

(7)— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔

(8)— ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔

(9)— دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دل آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔

(10)— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

(1)—— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفاودع ماکدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و احتساب کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عبادت گزاروں اور اوراد و اشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

(1)۔۔۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔

(2)۔۔۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔

(3)۔۔۔ دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔

(4)۔۔۔ علماء، خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔

(5)۔۔۔ ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

(6)۔۔۔ قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔

(7)۔۔۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔

(8)۔۔۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔

(9)۔۔۔ نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔

(10)۔۔۔ وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔

(11)۔۔۔ ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔

(12)۔۔۔ جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔

(13)۔۔۔ جمعتہ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔

(14)۔۔۔ مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام و تفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔

(15)۔۔۔ حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔

(16)۔۔۔ پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔

(17)۔۔۔ امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب و احترام کرنا۔

(18)۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

(19)۔۔۔ قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔

(20)۔۔۔ پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجوہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا عفریب اپنے مضرت رساں پنجے گاڑنے میں مصروف عمل ہے، جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی فضا پیدا ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تاکہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

"یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔" اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی مثبت و تعمیری تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کیلئے کام کریں ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مضامین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

Annexure-I
IMMEDIATE

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91.

November, 3, 1991.

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

I) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulema representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected atrea(s)/place(s) and by meeting the local Ulema of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occassions pass-off peacefully in the affected area.

II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.

III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.

IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,
Secretary, Religious Affairs,
Islamabad.

Copy to:

1. Mr. Jamshed Burki,
   Secretary Interior,
   Islamabad.

2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,
   Secretary Information,
   Islamabad.

3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,
   Director General, I.S.I.
   I.S.I. Directorate,
   Islamabad.

4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,
   Director Intelligence Bureau,
   Islamabad.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

Annexure-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

No. 7(1)ADS/R&R/91 Islamabad, the November 14, 1991.

SUMMARY FOR PRIME MINISTER

SUBJECT: **SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT WORKING GROUP.**

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

(1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;

(2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipahe Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Bainal Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Seerat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely,

(i) Ittehad Bainal Muslimeen Committee.

(ii) Islamic Welfare State Committee.

(iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the defferences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

MAZHAR RAFI
SECRETARY
14 NOV 1991

Principal Secretary to Prime Minister

PRIME MINISTER 'S SECRETARIAT

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

MUHAMMAD NAWAZ MALIK
ADDITIONAL SECRETARY (H.A)

Mr. Mazhar Rafi,
Secretary,
Ministry of Religious Affairs.

وزیراعظم محمد نواز شریف گورنر ہاؤس لاہور میں علماء کرام سے خطاب کر رہے ہیں مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار نیازی ان کے ساتھ کھڑے ہیں

شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا موت ہوگی، سپاہ صحابہؓ اور فقہ جعفریہ میں اتفاق رائے

گورنر ہاؤس میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کے دوران فرقہ واریت بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر بھی پابندی لگانے کی تجویز منظور

دونوں جماعتوں نے اگر اجلاس کے دوران طے ہونے والے امور کی خلاف ورزی کی تو ان تنظیموں پر پابندی لگانے پر سنجیدگی سے غور ہوگا

لاہور (خاص رپورٹر) انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے درمیان اس امر پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ جس طرح شان رسالت میں گستاخی کی سزا موت ہے اسی طرح شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا بھی موت ہوگی یہ اتفاق رائے گزشتہ روز گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم نواز شریف کی سربراہی میں مذہبی سیاسی جماعتوں

باقی صفحہ 3 کالم 5 پر

بقیہ: اتفاق رائے

سے منظور ہونے والے اجلاس میں سامنے آیا۔ اجلاس بھی فرقہ واریت کو بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر پابندی لگانے کے [illegible] والی تنظیموں کے ادارے ... بھی علیحدہ بتایا ہے کہ وزیراعظم نے جھنگ کے واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے ایک اتحاد علماء بورڈ قائم کرنے کی ہدایت بھی کر دی ہے۔ عدالتی کمیشن جھنگ میں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے قتل کی تحقیقات کرے گا جبکہ علماء بورڈ قابل اعتراض لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنے کے علاوہ ایسا لٹریچر تحریر کرنے والے کے خلاف سزا بھی تجویز کرے گا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیراعظم کو 250 صفحات پر مشتمل ایک ایسی دستاویز پیش کی گئی جس میں 110 ایسی کتابوں کے حوالے موجود تھے جن میں شان صحابہ میں گستاخی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے وزیراعظم کو "کشف اسرار" اور "تحفہ حنفیہ" نامی کتابوں سے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے انجمن سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہونی چاہئے جس کی تائید تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علامہ اظہر حسین نقوی اور علامہ ریاض حسین نقوی نے کی۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے اجلاس میں اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ عارف حسینی کے قتل کی تحقیقات کی جائیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش قرار دیا اور یقین دلایا کہ وہ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ذمہ داری سے ادا کرے گی۔ وزیراعظم نواز شریف نے اجلاس کے شرکاء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے سے ملکی فضا خراب ہوتی ہے لہذا ایک دوسرے کو کافر کہنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود جھنگ کا دورہ کریں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے اعلیٰ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلی دفعہ فقہ جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی اعلیٰ قیادت کو آمنے سامنے بٹھا کر بعض امور پر اتفاق رائے کروایا گیا ہے لیکن اگر دونوں طرف سے اجلاس میں طے کئے جانے والے امور کی خلاف ورزی کی گئی تو ان تنظیموں پر پابندی لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور ادیب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے "الشیعہ والقرآن"۔"الشیعہ والتشیع" اور "الشیعہ و اہل بیت" جیسی معرکتہ الاراء کتابیں تصنیف کر کے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے "الشیعہ والتشیع" میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:۔

"شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر مسلمان سے کہوں گا "خمینی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔"

شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہوگیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی ستم کاریوں، عہد شکنیوں اور ریشہ دوانیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی جفاکاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی محلاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض و عناد سے آلودہ چالبازیوں سے ذہنی کوفت قلبی صدمہ، پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوٰۃ سے منحرف ہوگئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی پیرو کار بن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام بستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا..... مگر ساقی بزم افروز کی مے وحدت اور بادبہاری نے صدیق اکبرؓ ایسا اولوالعزم مدبر ورثہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روزگار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں، عداوتوں، سازشوں اور ابر سیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے ساحل مراد پر پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رہ گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت و حشمت چار دانگ پھیلی تو یہود و مجوس دانت پیس کر رہ گئے۔ اسلام کا نیر اقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ تو یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے۔ عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کار فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلم کو شہید کیا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵ جلد ۲)

وادی ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت مدعم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیفونہ یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابو لؤلؤ مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخرجوا الیهود من جزیرة العرب یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخرو اعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر، فدک، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

شیعہ مذہب کا بانی

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دارالحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سباء اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاطرانہ جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا دماغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثل آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یمنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف و انشقاق، عداوت، و شقاوت پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جا سکا تو یہ شخص فریب کاری اور فتنہ سازی کے اسلحہ سے لیس ہو کر از خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سباء کی ابتدائی کارگزاری

ابن سباء کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج بونے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاریؒ جنوری 1984ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے، نے اپنی بلند پایہ تصنیف "کشف الحقائق" میں ابن سبا کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

> سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے امراء و عمال (گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے جذبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے ۔۔۔ نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی سلطنت کمزور ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہو گا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دین فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی حقائق کو مسخ کرکے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔ (کشف الحقائق صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن سبا صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشن تھی۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے پھانسے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان الذی فرض علیک القرآن لراد ک الی معاد پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں۔) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت) محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت) محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت) علی خاتم الاوصیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور (حضرت) علیؓ وصی رسول پر غالب آکر امت مسلمہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا۔؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت) علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹا دو اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن واعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے۔ (طبری صفحہ 378 جلد 3)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے 6 ہجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر پڑھے اسے چاک کرکے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرکے دربار میں پیش کرے۔ مگر جب باذان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے......

جس دن سعد بن ابی وقاص ؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا..... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ وانتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑجانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت واطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری و نقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کرکے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کرسکتے تھے اور نہ قبول کرسکتے تھے۔ کہ ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل وصحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کرلیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کردیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کردیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدائن اور اس کے مفتوح علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کردیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہوگئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے.........

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان وصاحب افسران تھا معہ ایک اور شخص کے قتل کردیا۔ کیونکہ ابو لؤلؤ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل) اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمان ؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبیداللہ کو آزاد کردیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ کو قصاص میں قتل کردینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علی ؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کردیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہوگئے تھے اس دن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص ومحبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ ؓ کو ہرمزان کے بیٹے تازان کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر در پردہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا قبازان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبیداللہ کو فی سبیل اللہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کرکے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمان ؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی سحرکاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کرلیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف اہواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمر ؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذمی بنکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا الجلوت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص 63)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھگنے قد اور کالے رنگ والا یمنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود و مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنرلامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ: سرڈینس ڈائریکٹر شعبہ السنہ شرقیہ لندن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور لیوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب "مذہب تشیع" کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن میں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 41 پر رقمطراز ہیں۔

"خلافت کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضا و قدر کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے.......... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک پر جوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔"

شیعہ کے کفریہ عقائد

تلخیص متفقہ فتویٰ (تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

- تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ بنیات صفحہ 62)

- وہ قرآن جو جبرئیلؑ، محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ بنیات صفحہ 56)

- اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)

- جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور ا ے کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)

- یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاوی جلد 1، صفحہ 75)

- قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردوبدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبری مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

- قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبری صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

- موجودہ قرآن میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔ (الطبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

- موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔ (ایضاً)

- موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

- حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

- آیت **ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما**O (پ نمبر 22 س احزاب، آیت 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ **ومن یطع اللہ و رسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً**O یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔
(اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- آیت **فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون** (پ نمبر1 آیت نمبر51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ **فبدل الذین ظلموا ال محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا ال محمد حقھم رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون** O یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجو آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)

- آیت: **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرالھم** (پ نمبر5، س نساء، آیت نمبر66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرالھم** یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہو گا۔ (اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)

- جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ انتہائی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔ (صافی کتاب الحجۃ بحوالہ بنیات صفحہ 102)

- قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے، وہ یہ ہے، پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔ ...... جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار النعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

- نبی کریم کے بعد آں حضرت کے بارہ خلیفے تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح ...... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا ناصبی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

- امامت اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔ (اصول کافی صفحہ 170 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 161)

- امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالا تر ہے۔ (حیاۃ القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201، بحوالہ بنیات صفحہ 78)

- حق بات یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

- ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (الحکومت الاسلامیہ از خمینی طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

- ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے۔ (الحکومتہ الاسلامیہ از خمینی صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)

- نبی ﷺ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام امام تھے' ان کے بعد حسن امام تھے' ان کے بعد حسین امام تھے' ان کے بعد ...... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضا صفحہ 121)

- علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔
(اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضا صفحہ 122)

- حضرت علی کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109)

- اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمدؐ کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضا)

- حضرت علی کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 17)

- جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے۔..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔
(حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)

- جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضا)

- اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا' پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں ٹھہرے رہے' اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا' ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضا صفحہ 125)
یہاں محمد' علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔
(الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضا صفحہ 126)

- امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی' بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے' تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضا)

- امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک و صاف پیدا ہوتا ہے' ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے' پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اسطرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہے' اس کو کبھی جنابت (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوتی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جمائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، وہ جسطرح آگے کی جانب دیکھتا ہے اسیطرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پاخانہ میں مُشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کوئی دوسرا وہی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لمبا ہو ٹھگنا وہ زرہ اسکو ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 128)

۞ ..... علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیر المومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا، وہ اللہ کا ایسا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 133)

۞ ..... مولیٰ علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آن جناب کے مخالفین واہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفۂ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 70)

—— آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 195)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۸)

۞ ..... رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر کے سواسب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267 بحوالہ بینات صفحہ 106)

مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتب)

۞ ..... جو تم نے ماں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 55)

۞ ..... اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیاتِ صداقت از محمد حسین مجتہد صفحہ 204 بحوالہ بینات صفحہ 18)

..... ابوبکرو عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے' انہوں نے (در طمع ریاست خود رابدین پیغمبر چسپانده بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 112 بحوالہ بینات صفحہ 50)

..... شیخین (ابوبکرو عمرؓ) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

(کشف الاسرار از خمینی صفحہ 115 زیر عنوانات "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآن" اور "مخالفتِ عمر باقرآن خدا") (بحوالہ ایرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

..... ابوبکرو عمر یہ دونوں قطعی کافر ہیں ان دونوں پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔

(الجامع الکافی' کتاب الروضہ صفحہ 62' بحوالہ بینات صفحہ 43)

..... جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے ...... پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قابیل' نمرود' فرعون' صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل' بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال' ابوبکرؓ' عمرؓ' ابوعبیدہ بن الجراح' سالم مولیٰ حذیفہ' سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147' بحوالہ بینات صفحہ 44)

..... شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بد بخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بد بخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا...... وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا...... وہ مجھے جس طبقے میں لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا...... میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا...... یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔ (حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 509' 510 بحوالہ بینات صفحہ 46)

..... پس ان دو منافق مردوں (ابوبکرو عمرؓ) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ آں حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔ (حیات القلوب جلد 2' صفحہ 745 بحوالہ ایران انقلاب صفحہ 222)

..... جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ ت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔ (سم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

..... جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 45 بحوالہ بینات صفحہ 45)

عائشہ تائبہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 41)

آلِ رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115)

ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (تجلیاتِ صداقت محمد حسین مجتہد صفحہ 478) (بحوالہ بینات صفحہ 19)

ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 107، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 61)

ابن عمر کافر تھا (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ 41) ــــ انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34) ــــ عبداللہ بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36) ــــ عبداللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35) ــــ ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرار، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37) ــــ ابوہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32) ــــ بلی کا باپ صحابی، ابوھریرۃ کافر ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرالم یکن اللہ لیغفرلھم ولا لیھدیھم سبیلاً ○ (پ نمبر 5، سورۃ نساء آیت نمبر 137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و امامت کا مسئلہ پیش کیا گیا...... تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔...... پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیر المومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی (پ نمبر 26، سورۃ "محمد" آیت نمبر 25) جب ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آگئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے) اس آیت میں ابوبکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً)

..... ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان (پ نمبر26' س حجرات آیت نمبر7) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی) اس آیت میں ایمان سے امیر المومنین علیہ السلام کفر سے اول (ابوبکر) فسق سے ثانی (عمر) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 269 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ ..... حکم دیں گے کہ دونوں (ابوبکر و عمر) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ..... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ ..... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ ..... اور جب خبر مشہور ہو گی تو لوگ ..... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ..... ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ ..... اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرتِ الٰہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کا آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہو گا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ ..... جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو گا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا۔ ..... وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرۃ علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ ..... پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ ..... اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

رسول اللہ ﷺ:

"جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو بُرا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر"۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ 155)

حضرت علی رضی اللہ عنہ:

"اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے"۔ (روضہ کلینی صفحہ 107، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی):

میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنۃ جلد ا، صفحہ 7، بحوالہ بینات صفحہ 130)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (تبع تابعی):

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لیغیظ بهم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاعتصام جلد 2، صفحہ 261 بحوالہ بینات صفحہ 122، 125، 154)، تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع)

محدث ابوزرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ:

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ؓ میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابتہ جلد ۱، صفحہ ۱۰، بحوالہ بینات صفحہ 156)

ابن حزم اندلسی رحمتہ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (الفصل فی الملل جلد 3، صفحہ 181، بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

روافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔ (الفصل ج نمبر 2، صفحہ 78 بحوالہ ایضاً صفحہ 82)

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"

——"اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے"

——"اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے"۔ (کتاب الشفاء، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290، بحوالہ ایضاً صفحہ 82، 83)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔—— حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔—— رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔—— ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔—— یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (غنیتہ الطالبین صفحہ 156 تا 162، بحوالہ ایضاً صفحہ 82 تا 85)

امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ:

رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ 118)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمتہ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدیر جلد اول باب الامامت بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

۔عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔۔۔۔یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنۃ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ایضاً صفحہ 26)

۔۔۔۔اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ .... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے .... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے۔ .... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔
(الصارم المسلول صفحہ 575 بحوالہ ایضاً 85 تا 87)

فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری):

۔۔۔۔۔ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بینات صفحہ 157)

علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہو گا۔۔۔۔۔شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔۔۔۔۔ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جا سکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عابدین شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد ا، صفحہ 369، بحوالہ بینات صفحہ 27)

علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ —— اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تتمہ مظاہر حق۔ بحوالہ ایضا صفحہ 87)

—— جو شخص شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضا صفحہ 112)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

—— صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ .... جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ .... ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضا صفحہ 152)

—— اس میں شک نہیں کہ شیخین "صحابہ" میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر، زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (رد روافض صفحہ 31، بحوالہ ایضا صفحہ 12)

فتاویٰ عالمگیری:

رافضی اگر شیخین (صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ .... روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269 بحوالہ ایضا صفحہ 88)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

—— شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الٰہیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضا صفحہ 78)

—— اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہ، تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ —— وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ —— جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کامطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا' یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (مسوٰی شرح موٴطا جلد دوم' بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔۔۔۔ حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔
(فتاویٰ عزیزیہ' بحوالہ بینات صفحہ 158' 163)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ:

شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ (مالا بد منہ بحوالہ بینات صفحہ 138)

۔۔۔۔ جو شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

در مختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔
(در مختار جلد 4' بحوالہ بینات صفحہ 158)

علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔
(رد المختار جلد 2' صفحہ 294' بحوالہ بینات صفحہ 81)

مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ:

جو اہل اہواء دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ 117)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہر چند کلمۂ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ کو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔۔۔۔ اذیت محبوبہ رسول خدا' اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر ہے۔۔۔۔ ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ہدایتہ الشیعہ صفحہ 14' بحوالہ بینات صفحہ 138)

...... مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ (چودہویں صدی ہجری):

محققین کے نزدیک سبی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاوی مظاہر علوم اول صفحہ 213' کتاب الذبائح بحوالہ بینات صفحہ 126)

...... فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ:

——— رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر بڑیٹنہ 'فاروق اعظم بڑیٹنہ ' خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

——— یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط مافیہ قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار و کفار دبہ ناخذ (یعنی یہ گمراہ ہیں' جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے۔ ——— بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح میں ان کے عالم' جاہل' مرد' عورت' چھوٹے' بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں!

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔ .... اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت' نقص یا تبدیل' کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوت و التحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

——— بالجملہ ان رافضیوں بترائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ (معاذ اللہ) ' مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا۔ محض زنا ہو گا اولاد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں' عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی' نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے' ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ ان کے مرد' عورت' عالم' جاہل کسی سے میل جول' سلام کلام سب سخت

کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضہ بحوالہ بینات صفحہ 117' 118' 222)

مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ' عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔

(اکفار الملحدین صفحہ 51 ایضاً صفحہ 156)

مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماحقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہٰذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھیں مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں۔ .... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں۔ .... شیعوں کا کفر بربنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے۔ .... لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعاء کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بینات صفحہ 170' 171)

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ' مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ' مولانا عبدالرحمٰن امروہیؒ ' مولانا اعزاز علیؒ ' مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ ' مولانا قاری محمد طیبؒ ' مولانا مفتی محمد شفیعؒ سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ:

اگر کوئی شیعہ .... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد 5' استفتاء نمبر 1017) (بینات صفحہ 222)

استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اوراق میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندریں صورت قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1)— موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2)— شیخینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو کافر قرار دینے والا

(3)— منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں......؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے متقدین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثناء عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اس گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندو پاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہٰذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة (ص ۶۳) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)—— پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)—— دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفرو شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ

فان لامام مقام محمود اور درجة سامية و خلافة تكوينيه تخضع لولا يتها و سيطرتها جميع ذرات هذا الكون وان من ضروريات مزهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولا نبي مرسل الى ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا عليهم السلام / الخ الحكومت الاسلاميه (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)—— یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برأت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)—— ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)—— یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے مقول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بناء پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفرو ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ وتاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم و علمہ اتم)

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان کے

دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مصنف ممدوح نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر دلائل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ ——— علماء کے نام اور تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

تصدیقات علماء پاکستان

علماء سرحد

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیر گل صاحب رحمتہ اللہ علیہ

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص، اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہوگئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ؒ خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم' پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ' بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریا بادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفریہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم' پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم' پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبدالرحمٰن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ و علماء دار العلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک' ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدار کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت

مسلہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق" مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالقیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ — عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ

غلام الرحمٰن استاذ دارالعلوم حقانیہ — انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی — ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں ...... خیر ہوچکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس — قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس

محمد زمان مدرس نجم المدارس — امان اللہ مدرس نجم المدارس

قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس — غلام علی مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمٰن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمٰن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

المجیب مصیب

محمد ایوب جان بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد — عبداللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور

عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد — شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد

سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد — جلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد

شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد — احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دار القراء ــــ نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دار القراء پشاور　　　محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی ــــ مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دار العلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

رحمت ہادی مہتمم دار العلوم ہادیہ پشاور　　　سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ دار العلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

عبد الروف مدرس معراج العلوم بنوں　　　روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔　　　حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجویز القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ　　عبدالغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً وحامداً ومصلیا ومسلماً

اما بعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ جات دربارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتووں کی من وعن تائید کرتا ہے۔

(فقط) ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ پیرزو ضلع بنوں

الجواب صحیح　محمد حسن مہتمم جامعہ حلیمیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ　　جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

حضرت علی جامعہ حلیمیہ　　محمد انور مدرس جامعہ حلیمہ

علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح　حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں　　عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں　　غیاث الدین سواتی مندہ خیل بنوں

زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنزالعلوم بنوں　　عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

عبدالغفار تاجہ زئی　　قاری نور الرحمٰن شیری خیل بنوں

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں — عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں
شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت — حمید اللہ جان، ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
الجواب حق والحق احق بالاتباع حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
تاج محمد مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت — محمد کمال مدرس دار العلوم لکی مروت
محمد کفایت اللہ // // // — اصلاح الدین // //

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال عزیز الرحمٰن — مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمٰن مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ——— عبدالمتین مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح ——— عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت
حبیب اللہ لکی مروت، — نعمت اللہ لکی مروت

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثناء عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتاویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے ——— واللہ اعلم بالصواب
(مولانا) معین الدین خادم دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم،

قمر الزمان عفی عنہ، دارالعلوم

روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم

غلام محمد صادق مدرس

معتمد باللہ عفی عنہ، مدرس

فخر الاسلام کان اللہ لہ، مدرس

(مولانا) ایاز احمد غفرلہ، مدرس

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح ــــــ روح اللہ عفاء اللہ عنہ، مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

علماء کرام و مفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد اللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد فقد طالعنا الفتوی فی حق الشیعۃ الشنیعۃ و طالعنا بعض الحوالجات فھی حقۃ مطابقۃ الشریعۃ الغراء المخالفۃ عن تلک الفتوی مخالفۃ عن الحق و ماذا بعد الحق الا الضلال

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈگئی و امیر جمیعت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمٰن سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبدالغنی صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد مجو خان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم وناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان

پیرزادہ عبدالحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات

احمد عبدالرحمٰن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثان رضی اللہ عنہ نوشہرہ صدر ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائیدوتوثیق کرتے ہیں۔

علاؤ الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ — سراج الدین نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ — عبدالحمید مدرس امیر عباس مدرس

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح —— غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان

// // // محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خاں

// // // سراج الدین مرتضیٰ صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

// // // مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خاں

// // // مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خاں مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسمٰعیل خاں

—— علماء پنجاب ——

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔

فقیر ابوالخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ، کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح ——— عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہ، مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

الجواب صحیح ——— محمد نصیر الحسینی، مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب ——— محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح ——— محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

المجیب مصیب ——— محمد موسیٰ البازی عفی عنہ، استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

المجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری"

اصاب من اجاب واجادفی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب ــــ ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح ــــ مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دارالعلوم فیصل آباد

دارالعلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح ــ محمد انور کلیم اللہ مہتمم دارالعلوم فیض محمدی

الجواب صحیح ــ ضیاء الحق مفتی دارالعلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دارالعلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح ــــ عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

الجواب صحیح ــــ محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

جامعہ خیرالمدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ وناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد وکافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں — (واللہ اعلم)

عبدالستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ ———— فقط

الجواب صحیح — محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیرالمدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لامحیص عنہ

محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہ امامت العلوۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح — محمد انور شاہ غفرلہ مفتی واستاذ حدیث جامعہ العلوم ملتان

اصاب من اجاب — منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح — فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

عبدالغفور مہتمم مدرس مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ — انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان — آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی

عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان — عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مولانا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ — الجواب صحیح — حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ـ اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ المشھودۃ بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — عبدالکریم قریشی، ساکن بیر شریف تمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ: — امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبدالهادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

الجواب صحیح ــــ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

الجواب حق ــــ بلاارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

الجواب صحیح ــــ حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوری" سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب پنہور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی خیرپور میرس سندھ۔

مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری۔ سکر سندھ۔ شیعوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

الجواب صحیح ــــ محمود اسعد ہالیجوی سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ

غلام محمد۔ شیخ الحدیث جامع شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

الجواب صحیح ــــ غلام قادر غفرلہ ٹھیٹھری۔

سید عبداللہ شاہ بخاری ــــ سکھر شیعوں سے بڑا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

مدرسہ مدینہ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

علماء حیدر آباد کی آراء

شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرامؓ کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں ہم سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالروف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد
عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد

عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدر آباد
عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بمعلمهم الحق والصواب

اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیة نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشه" اوانکر صحبة الصدیق" اواعتقدالالوهیة فی علی" اوان جبرائیل" غلط فی الوحی ونحوذلک من الکفر الصریح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۳، فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ایضافیه وبهذا ظهران الرافضی ان کان ممن یعقد الالوهیة فی علی" اوان جبریل غلط الوحی اوکان ینکر صبحة الصدیق اویقذف السیدة الصدیقة" فهم کافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدین بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وایضا فیه وحرم نکاح الوثنیة الخ وکل مذهب یکفر معتقده شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وایضا فیه (صفحہ ۴۵۷ جلد ۷) وشرطهاستة اسلام المیت وطهارته الخ درمختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط کون الذابح مسلمان الخ درمختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
حمید الرحمٰن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد زیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد طاہر وٹو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل

واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلا ریب وشک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی
عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
احمد ممتاز مفتی ومدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
فیاض الرحیم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح ــــ مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح ــــ محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح ــــ محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ پکے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(فقط) محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح ــــ زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لی مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد حمزا اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء، دینی مدارس اور اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہم کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندوپاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۶۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان

کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)۔۔۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)۔۔۔ دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت' وحی' شریعت' عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا' معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچ ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمودا و درجۃ سامیۃ و خلافۃ تکوینیہ تخضع لولا یتھا و سیطرتھا جمیع ذرات ھذا الکون و ان من ضروریات مزھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل الی ان قال و قدورد عنھم (ء) ان لنا مع اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولا نبی مرسل و مثل ھذہ المنزلۃ موجودۃ لفاطمۃ الزھرا علیھم السلام / الخ الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)۔۔۔ یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و براءت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)۔۔۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)۔۔۔ یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؓ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ وتاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم)

کتبہ! شمس الدین قاسمی غفرلہ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

وناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش —۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

خیرالانام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

مستفیض الرحمٰن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

منیر الزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد رضا الکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد

اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کملا

محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سبحانی گھاٹ سلہٹ

محمد مصطفےٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالمالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالخالق لکشامی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالمالک حلیم مہتمم ہائیل دھرمدرسہ چاٹگام

محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاہ پور سنام گنج

محمد شفیق الحق غفرلہ شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گیاازی و صدر جمعیت علماء اسلام سلہٹ

محمد عبدالفتاح المدرس المنتدب بجامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلہٹ

محمد عبدالکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلہٹ

محمد منصور الحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دارالسلام سلہٹ

محمد نور الامین غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

محمد زکریا الجامعۃ الاسلامیہ مومن شاہی

محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دارالعلوم مدینہ بشوناتھ سلہٹ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

قاضی معتصم باللہ مہتمم و شیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نام نہیں پڑھا جاسکا۔

جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کملا

محمد عبدالخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالقدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالحمید دارالقرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ

محمد عبدالعلیم نظامی مہتمم مدرسہ امدادیہ دارالعلوم بلاک ڈی سیکشن ۱۲ میرپور ڈھاکہ

محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی ڈھاکہ

محی الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ

محمد نور الاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراستہ ڈھاکہ

محمد سراج الاسلام نائب المدیر الجامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ

محمد ضیاء التبیین قاسمی پیش امام تارا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوٹی خادم الحدیث دارالعلوم ڈھاکہ و رکن مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹ

محمد نور اللہ غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ یونسیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) خادم دارالافتاء مدرسہ معین الاسلام

محمد ظل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ سنام گنج

محمد عبدالحکیم عفی عنہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم قاسمیہ سنام گنج صدر نظام المدارس سنام گنج

محمد عبدالشکور باگھا پوسٹ باگھا مدرسہ سلہٹ

محمد ظہیر الحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش

محمد ابوالخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد عبدالاحد مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

مطیع الرحمٰن جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

ابو سعید جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی (سابق) شیخ الحدیث دارالعلوم کھلنا

محمد عبدالعزیز اسلامی یونیورسٹی انسٹیٹیوشن طلمانکائیل

ابوالبشر محمد اسحٰق غفرلہ پیر صاحب شاہتلی چاندپور

محمد عطاء الرحمٰن خان المدیر المساعد الجامعہ الامدادیہ کشور گنج بنگلہ دیش

محمد عبدالقدوس غفرل مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ

فضل الرحمٰن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

عبدالرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تارا مسجد ڈھاکہ

محمد نور الاسلام عفاء اللہ عنہ، استاد الحدیث دارالعلوم الحسینیہ علاء بازار فینی احمد حسن (ہارون) عفاء اللہ عنہ

محمد تاج الاسلام گوہری باہوبل جمی گنج

احقر ابو طیب خادم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

برہان الدین مہتمم جامعہ حسینیہ میمن سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد رانی بازار بجرپ کشور گنج

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوئی خادم الحدیث دارالعلوم حسینیہ اماکار رکن و مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوئی سلہٹ

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالعزیز بواکڑہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالجلیل مدیر کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد شفیق الرحمٰن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد شمس الدین عفی عنہ

محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ماشی کارا — کوملا

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ

محمد عبدالرزاق سلہٹ

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم کھنی سراج گنج

محمد عزیز الرحمٰن عفاء اللہ عنہ

عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبدالباری رانی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ گنج نرائن گنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

امداد الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ بشونات سلہٹ

محمد افضل الحق مفتی و محدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتاگاچہ مومن شاہی

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعۃ المدنیۃ بنی گنج حبیب گنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلہٹ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کرادی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ

محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد زکریا سندیسی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

قاری محمد علی عفاء اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیوگرام

محمد اصحب الرحمٰن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیوگرام سلہٹ

عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڑی ٹانگائیل

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعیدیہ حبیب گنج

محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ

عبدالرزاق چودھری علی نگر سلہٹ

عبدالرب تنگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

محمد انور حسین تاج محل روڈ محمد پور ڈھاکہ
مجیب الرحمٰن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی
امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور گنج
نعیم بن مولانا انور شاہ کشور گنج
محمد منظور الاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
ڈاکٹر ابو الحسن چڑیارہ مومن شاہی
نور الاسلام گورائی سنورا نوعاؤں
قاضی محمد عبد السلام رشیدی، ہسپتال روڈ ہبی گنج
محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترا باڑی
مولانا ابو الہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ
ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ
عبد الاول امام ٹاؤن مسجد ہبی گنج
رشید احمد مہتمم مدینۃ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ بروڑا کملا
مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جیل ڈھاکہ
قاسم کملائی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ
محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ
شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ
حبیب اللہ مانک گنج
عتیق الرحمٰن غفر گاؤں مومن شاہی
محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ

رشید احمد اطہر منزل کشور گنج
محمد عبد الستار جامعہ امدادیہ کشور گنج
بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور گنج
سلطان احمد علماء بازار
کمال دیوان کالی گنج
محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روڈ، ڈھاکہ
روح الامین بصراپار یہاٹ فیروز پور
ابو ماعذ (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد
جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی
حسین احمد مدرسہ رائے پورا نرشندی
عبد الاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ
محمد ادریس ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (بروڑا) کملا
محمد لطیف الرحمٰن ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ بروڑا کملا
محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان عفی عنہ
محمد عثمان غنی شوبعڈا کیرانی گنج ڈھاکہ
عبد المالک استاذ تکولی، مدرسہ میمن سنگھ
عبد القادر استاذ حدیث بالجامعۃ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد
محمد عبد الکریم خطیب بیت النور جامع سج تج گاؤں
احقر نعمت اللہ استاذ جامعہ عربیہ ڈھاکہ
شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جریل اسٹیشن

ادارۃ الافتاء والارشاد والبحوث العلمیہ

الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی، تہذیب، استبصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار، الحکومۃ الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شنیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ علمائے اسلام واہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہٰذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہوا اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء محدثین کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اکمال کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:-

نحب اصحاب رسول الله ﷺ ولانفرط فی حب احدهم ولانبتراٴ من احدمنهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولانذكرهم الالمغير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفرو نفاق وطغيان صفحہ ۵۲۸ وفی شرحها فمن اضل ممن يكون فی قلبه غل علی خيارالمومنين وسادات اولياء الله بعد النبيين بل قدفضلهم اليهود والنصاری بخصلة قيل لليهود من خيراهل منكم قالوا اصحاب موسی و قيل للنصاری من خيرملتكم قالو اصحاب عيسی وقيل للرافضة من شر اهل ملتكم قالوا اصحاب محمد الخ صفحہ ۳۲-۵۳۱-

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب "الرد علی الرافضہ" میں رقمطراز ہیں:-

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ما ليس منه انه منه فقد كفر ويلزم من هذا رفع الوثوق بالقرآن كله وهو يورى الى هدم الدين (صفحہ ۱۴) دفيه (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على الفضيلة الصحابه واستقامتهم على الدين ومن اعتقد مايخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفر ما اشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد مين اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة ذينه- (والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،
نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳-۸-۱۴۰۸/۶

الجواب صحیح ــــ مفتی عبدالرحمٰن رئیس دارافتاء الزکریہ بنگلہ دیش
و مفتی الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا (مہر)
محمد یونس رئیس الجامعۃ الاسلامیہ (مہر)
المجیب مصیب ــــ احقر محمد اسحق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نعم ما اجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)
العبد محمد اسحٰق غفرلہ استاد حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد عبدالحلیم بخاری استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر وحدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبدالمنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد المعبود غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

کبیر احمد استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

انوار العظیم غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

سید سراج الاسلام استاد جامعہ اسلامیہ پٹیہ

بندہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد نور الحق غفرلہ راموی استاد درجہ الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد اللہ استاد درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

العبد مظفر احمد غفرلہ استاد تفسیر وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد الغنی غفرلہ خادم القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العیدیہ' نانوپور چاٹگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد سوجب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ مخفیہ کرابعۃ النہار ظاہر ہوگئے جیسے

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے۔

(۴) قذف سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصاً خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اوران کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مہلک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے فلہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاوی عالمگیر پر کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات وتتمہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سوجب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی اسٹیٹ کو دنیا سے بےنشان کرکے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزارہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی وضدی جوش ابل رہا ہے بنابریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ امامت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی واجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقوله عليه الصلوة والسلام من راى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

امید ہے کہ علماء دین ومفتیان کرام کے فتاوے کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالآخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآرا فیصلہ کو ایکجا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کدو کاوش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب عمت فیوضہم کے لئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاهم الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ عبیدیہ ۱۱-۶ / ۱۴۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۸/۶/۱۱ھ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

احقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

الجامعتہ العربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ وتعالی ــ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امام بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ (۱) قرآن کریم کو محرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیخین کی تکفیر کرنا' بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(کتبہ) ابو سعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۳ (صدر دار الافتاء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

فرقہ شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیتہ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ امامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہوگئے تھے .... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دار الہجرت امام مالک" ابن حزم اندلسی' امام شاطبی' شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی" شیخ الاسلام ابن تیمیہ" حنبلی' مجدد الف ثانی" حنفی' شاہ ولی اللہ دہلوی' شاہ عبدالعزیز حنفی' قاضی عیاض مالکی" ملاعلی قاری حنفی بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام' سلطان عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دار العلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دار العلوم کورنگی کراچی مولانا رسول رسول خان صاحب حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیاوی" مولانا خلیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مہدی حسن

شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کرکے رد الرفضہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کردیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کردی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مناکحت جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا۔

فقط واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چاٹگامی ۸/۵/۱۴۰۸ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، ــــ مفتی بشیر احمد صاحب کملائی، ــــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی، ــــ مفتی محمود الحسن صاحب چاٹگامی، ــــ مفتی شہید اللہ کسنوی، ــــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی، ــــ محمد بذل الرحمٰن بریسالی، ــــ محمد عبدالحیٔ بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی، ــــ شہاب الدین فیروز پوری، ــــ محمد رستم کھلنوی، ــــ فیض اللہ چاند پوری، ــــ محمد شہید اللہ گوپال گنجی، ــــ محمد عبدالرشید گوپال گنجی، ــــ مولانا شمس الرحمٰن مومن شاہی، ــــ محمد بلال الدین کملائی، ــــ محمد عبدالقادر شریعت پوری، ــــ عبدالحکیم، نترکونا، ــــ محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، ــــ محمد حسن چاٹگامی، ــــ محمد عبدالغفار فرید پوری، ــــ محمد یونس علی فرید پوری، ــــ شہید الاسلام فرید پوری، ــــ ابوالبشر شریعت پوری، ــــ کفایت اللہ سند ہپی، ــــ محمد اسحاق ڈاکوی، ــــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری، ــــ ابو جعفر فرید پوری، ــــ روح الامین فرید پوری، ــــ شفیق الرحمٰن بہروی، ــــ نور اللہ ہاتیوی، ــــ محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی، ــــ عزیز الحق سلہٹی، ــــ سعید الرحمٰن رنگپوری، ــــ عبداللہ ڈاکوی، ــــ محمود الحسن مومن سنگھ، ــــ مجتبیٰ چاٹگامی، ــــ ایوب چاٹگامی، ــــ محب اللہ چاٹگامی۔

جامع العلوم چاٹگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد   اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق کماحقہ نقاب کشائی فرمائی۔

شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ ومضلہ کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مد ظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(فقط) احقر اظہار الاسلام عفاء اللہ عنہ، خادم دار الافتاء و مہتمم مدرسہ جامع العلوم (مہر) شہر چاٹگام بنگلہ دیش ۲۸ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفاء اللہ عنہ، مدرس جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالک قطبی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم لالخان بازار شہر چاٹگام

احقر رفیق الدین عفاء اللہ عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب المجیب رفیق احمد عفی عنہ، مدرس جامع العلوم لالخان بازار چاٹگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مد ظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثناء عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے ان کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں۔

بنابریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور دار العلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثناء عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ، قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خطیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) یکم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفاء اللہ عنہ، ۔ محمد نور الامین غفرلہ، ۔ محمد عبد الرشید غفرلہ، ۔ محمد عبد القدوس، ۔ محمد عبد المتین، ۔ خلیل احمد غفرلہ،

الجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا چیلا عبداللہ بن سبا کی بنا کردہ پارٹی یا جماعت "فرقہ شیعہ" کے حالیہ رہبر روح اللہ خمینی (علیہ ما علیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" (ص ۱۴۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی وگستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

خمینی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دو ٹوک فیصلے سنئے۔

۱)۔۔۔ علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

"اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے" (فتح القدیر، صفحہ ۲۴۸، جلد ۱)

۲)۔۔۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"رافضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔" (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۲۶۸ - ۲۶۹)

۳)۔۔۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

"محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ بکے، تو انہوں نے فرمایا! کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا! "نہیں"۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۷۰)

۴)۔۔۔ نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

"حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سب وشتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳)

ان نقول اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر خمینی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خلعج اور کافر ہیں اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ موبموحق اور حقیقت کے موافق ومطابق ہیں۔ وما بعد ذلک الا الضلال

کتبہ محمد جنید بابو نگری (صدر الافتاء) خادم حدیث نبوی، جامعہ بابو نگر چاٹگام ۱۰/۶/۰۸

شیعیت در حقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے جو تقیہ جیسا بدنما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کر دی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہو گئی خصوصا فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر بددین خمینی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ انکے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانکاہ فتنہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سب وشتم اور لعن وطعن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے ـــ وغیرہ وغیرہ لہٰذا ان کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق کے مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عفاء اللہ تعالیٰ عنہ ' (۱۴)

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر بنگلا دیش ۸ / ۸ / ۱۴۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے غالی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ ـــ

ہذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحٰق غفرلہ ' شیخ الحدیثین جامعہ ' بابو نگر

احقر محمد محب اللہ غفرلہ ' مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ ' محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

احقر محمد یونس غفرلہ ' ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

محمد عبدالباری ناظم دارالاقامہ جامعہ بابو نگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہٰذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے بنابریں خارج از اسلام کا فتویٰ اور حکم شیعوں پر ہی ہو گا اگر اخلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

فقط ننگ اکابر، محمد عبدالرحمٰن غفرلہ ' شیخ الحدیث جامعہ بابو نگر

دارالعلوم معین الاسلام ' ہاٹ ہزاروی ' چٹاگانگ

الحمد للہ الاھلہ والصلوۃ لاھلھا ' بعد الحمد والصلوۃ موجودہ دور حد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ ادھر علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور وشور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر ' محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش کئے انکے کفر ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ تفصیل اگر دیکھنی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی "ایرانی انقلاب" ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ ' خادم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ــــ ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔ــــ مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ نینی نواکھالی

حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث و رئیس الجامعۃ القرآنیہ العربیہ لالباغ ڈھاکہ

مولانا محب اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا موسیٰ صاحب // // //

حضرت مولانا عبدالمتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ شیخ برچر نور سندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مد ظلہ،

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد

مولانا محب اللہ صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا صدیق الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا ابو طاہر صاحب مصباح استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محبوب الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اشرف علی صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا عبدالباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا قاری ابوریحان صاحب // // //

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا محمد عمر صاحب دار العلوم خادم دارالعلوم گوہرڈانگا گوپال گنج

مولانا عبدالرزاق صاحب سیکرٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا فاروق احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اسماعیل صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا شمس الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا بشیر احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محمد عبدالجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش

اساتذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ

مولانا عبدالسمیع صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد روح الدین استاذ جامعہ

مولانا عبدالقدوس صاحب محدث

مولانا محمد سخاوت حسین استاذ جامعہ

اساتذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث و رئیس الجامعہ

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث
مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

اساتذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلامت

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم
مولانا ابو الکلام زکریا صاحب خادم دار الافتاء
مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث
مولانا محمد عطاء الرحمٰن صاحب استاذ حدیث

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری
مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم
مولانا ہدایت اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامعہ
مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ
مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات
مولانا عبد المجید صاحب استاذ جامعہ
مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ
مولانا عبد الحق صاحب (حقانی) استاذ جامعہ
مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ
مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ
مولانا محمد ادریس صاحب استاذ جامعہ
مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ
مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ
مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن
مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن
مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن
مولانا قاری منظور الٰہی صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش ۔ ۱۲۰۷

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم
جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن استاذ الحدیث
جناب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث جامعہ
جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا حبیب اللہ مصباح
مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی دارہ، سلہٹ
مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلہٹ
مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ
مولانا محمد عبدالشہید مدرسہ دارالسنۃ گلمو کافن
مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ
مولانا محمد عبدالاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ
سیف اللہ اختر، امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوزبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متقدمین ومتاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1)۔۔۔ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور ملعون ہیں۔
ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن ومسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیت سے ثابت ہے ایسی کہ ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(2)۔۔۔ شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور ردوبدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش ہو گئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے۔۔۔ (نعوذ باللہ)
تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا زبر زیر میں تحریف

ہوئی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر بین ہے۔

(3)۔۔۔ شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استفتاء میں پیش کردی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کردی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوزبری۔یو۔کے)

تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر باٹلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسارکا ۔۔۔ مولانا عبدالروف لاجپوری ۔۔۔ مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ ۔۔۔ مولانا محمد شعیب عفی عنہ ۔۔۔ مولانا ابراہیم احمد کرولیا ۔۔۔ مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان ۔۔۔ مولانا عبدالحیٔ سیدات غفرلہ ۔۔۔ مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب طیبہ مسجد بولٹن) ۔۔۔ مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) ۔۔۔ مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) ۔۔۔ مولانا عمر جی محمد (مدرس دارالعلوم۔بری) ۔۔۔ مولانا عبدالحق غفرلہ کمبولوی (وطنی نسبت) ۔۔۔ مولانا موسیٰ محمد کتھاروی (وطنی نسبت)۔

حضرات علماء کرام شہر پرسٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکودروی (وطنی نسبت) ۔۔۔ مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ ۔۔۔ مولانا اسماعیل کتھاروی ۔۔۔ مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ ۔۔۔ مولانا ابراہیم محمد پٹیل۔

حضرات علماء کرام شہر گلوسٹر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لولات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولوڈیہ عفی عنہ — مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ مولانا آدم بانسروڈ۔

حضرات علماء کرام شہر کاونٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاونٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاونٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کاونٹری — مولانا سلیمان بن احمد دار پھیہ غفرلہ کاونٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیولوی — مولانا مقصود احمد عبدالقادر غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر ننی ٹن (Noneton)

نحمدہ، ونصلے علی رسولہ الکریم۔ امابعد ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور جدید اکابرین وبزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیرا (خیر گامی) غفرلہ،

مولانا ایوب محمد غفرلہ،

مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی،

مولانا عباس محمد عفاء اللہ عنہ،

مولانا اسماعیل یوسف وانیا غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا ہارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ — مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات فلاحی — مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی مایت غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ،

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو — مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ، مسجد النور گلاسگو

حضرات علماء کرام شہر لسٹر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹینگ ٹن روڈ لسٹر — مولانا احمد علی صوفی — مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد فلاح — مولانا محمد یعقوب پانڈور — مولانا غلام محمد عفاء اللہ عنہ — مولانا محمد فقیر کانگوئی — مولانا غلام محمد عالی پوری — مولانا محمد یعقوب قاری — مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ — مولانا عبدالغنی کاچھوی — مولانا محمد عمران غفرلہ — مولانا آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

حضرات علماء کرام شہر بریڈفورڈ (Bradfoed)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیر الدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ — مولانا لطف الرحمٰن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ — مولانا عبدالرحمٰن حسن غفرلہ — مولانا احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد مشنگاروی۔

حضرات علماء کرام شہر برسٹل (Bristol)

مولانا عبدالرحمٰن عفی عنہ — مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ — مولانا محمد بھولا غفرلہ — مولانا ضمیر الدین بنگلہ دیشی — مولانا محمد عثمان سورتی — مولانا عبدالحق گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے، قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرنے والا عقیدہ امامت رکھے چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ) حبیب الرحمٰن غفرلہ امام مدینہ مسجد مانچسٹر

فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دار الافتاء ریاض، لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد آئمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ کے حق میں مذموم ہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صہیب حسن (لندن) ۲۱/ رمضان ۱۴۰۸ھ

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی ولا نبوۃ بعدہ

مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے بنا بریں ایسے لوگوں (روافض وشیعہ) کو جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل الصحابہ وافقہ الامۃ بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیر یا تفسیق کریں اور ائمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب وحی اور تحریم و تحلیل میں مختار سمجھتے ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کے لایعنی وعبث تاویل وتوجیہ سے ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے ملحد و زندیق سمجھتا ہوں نمازا بعد الحق الا الضلال۔

حضرت العلام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس عظیم خدمت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کا حقہ واضح فرما دی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ، (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو۔کے' کی دعوت پر ۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کرماڑی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو' کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہٖ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔

منجانب: ۔ حزب العلماء یو۔کے' جمعیت علماء برطانیہ' مرکزی جمعیت علماء یو۔کے۔

احقر یعقوب مفتاحی' سیکرٹری حزب العلماء یو۔کے۔

21. PALMSTREET, BLACKBURN (LANG'S) U.K.

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء
حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء
حضرت مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء
حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء
حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا لطف الرحمٰن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا فتح محمد لہر' خزانچی جمعیت علماء
حضرت مولانا عبد اللہ خزانچی حزب العلماء
حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشر و اشاعت حزب العلماء
حضرت مولانا موسیٰ کرماڑی سرپرست حزب العلماء
حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنچایت حزب العلماء
حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام
حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوۃ الاسلام
حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام
حضرت مولانا مفتی عبد الصمد مدرس دار العلوم بری
حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دار العلوم بری
حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ
حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میرسٹن
حضرت مولانا یعقوب خطیب طیبہ مسجد
حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد

حضرت مولانا ولی اللہ خطیب مکی مسجد
حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برنلی
حضرت مولانا عبیدالرحمٰن کیمل پوری خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد ازہر شیفیلڈ
حضرت مولانا یعقوب آچھودی صدر مدرس
حضرت مولانا اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب
حضرت مولانا محمد اقبال صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالجلیل منی پور خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد
حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی
حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب
حضرت مولانا یوسف کرماڈی صاحب
حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب
حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب
مولانا امداد اللہ قاسمی
مولانا محمد خورشید
حاجی محمد یٰسین گل
حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب
حضرت مولانا عبداللہ احمد صاحب
حضرت مولانا یعقوب آدم صاحب
حضرت مولانا منصور احمد صاحب
حضرت مولانا محمد کوتھی خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا محمد موسیٰ بری
حضرت مولانا یوسف صاحب
حضرت مولانا عبدالحق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنر لنگٹن
حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم
حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد
حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد
حضرت مولانا عبدالرشید کاوی خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود
حضرت مولانا محبوب کرماڈی خطیب مسجد چورلی
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد سیدات صاحب
حضرت مولانا صالح سیدات صاحب
حضرت مولانا یعقوب من من صاحب
حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب
حضرت مولانا عمر منوری صاحب
حضرت مولانا داؤد مفتاحی صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالرشید ٹیلر صاحب
مولانا امداد الحسن نعمانی
مولانا فاروق احمد صدام مسجد
قاری محمد طیب عباسی لندن
حضرت مولانا داؤد کتھاروی صاحب
حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز
حضرت ابراہیم کھیمی صاحب
حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر
حضرت مولانا اسماعیل صاحب دولور ہمٹن
حضرت مولانا فاروق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا فاروق ڈیسائی بولٹن
حضرت عبدالحمید صالح صاحب
حضرت مولانا مفتی عنایت مقاجی بلیک برن
حضرت مولانا علی محمد صاحب برمنگھم
حضرت مولانا رفیع الدین صاحب
حضرت مولانا موسیٰ کنتھاروی صاحب
حضرت مولانا بلال صاحب لنڈن
حضرت مولانا یوسف باری والا
حضرت مولانا زبیر احمد صاحب
حضرت مولانا اکرم صاحب
حضرت مولانا عبدالاحد صاحب
حضرت مولانا ابراہیم جوگواری صاحب
حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب برمنگھم
حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب

خضرت مولانا داؤد لسباڈا بولٹن
حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب
حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب
حضرت مولانا ایوب کھڑوودی صاحب
حضرت مولانا یعقوب ہر تیج صاحب
حضرت مولانا رفیق احمد لسٹر
حضرت مولانا شیر صاحب لنڈن
حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب
حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا سمیر الدین بہاری
حضرت مولانا ابراہیم بوبات صاحب
حضرت مولانا یوسف جھنگاریا صاحب
حضرت مولانا قاری آدم کنتھاروی صاحب
حضرت مولانا اسد اللہ طارق

ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال:

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ ودیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خادمان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس سوال پر جو شیعی فرقہ اثنا عشریہ کے متعلقہ ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف

یہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرات وہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرقہ باطلہ کلمہ حق اریدبہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے من دخله كان امنا وہاں حامین خمینی اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعرہ لگا کر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کہا ہے وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز و انکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ كما قال تعالى ادعوا ربكم تضرعا و خيفة اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشک یہ اسلام کے خارج ہیں ایسے لوگوں کو حج اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے اللهم حفظنا من شرورتهم۔ والله علم بالصواب

الجیب ۔ محمد عبدالرزاق عفی عنہ، مفتی اعظم و امیر شریعت مدھیہ پردیش و ناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

سید عابد و جدی قاضی دار القضاء بھوپال

عبد اللطیف نائب قاضی دار القضاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ، خانقاہ مجددیہ بھوپال

محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال واستاذ حدیث وفقہ

دار العلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح ــ محمد ابراہیم (نائب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ)

الجواب صحیح والجیب صحیح ــ سید محمد فاضل

الجواب صحیح ــ محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ قاسمی مدرس جامعہ وامام وخطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح ــ حضرت مولانا محمد مہدی حسن مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ عبد الباسط مفتاحی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ عبد الحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ رشید الدین قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ فضل الرحمٰن قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ ابو الکلام قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ رحیم اللہ قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ

الجواب صحیح ــ شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ (نام نہیں پڑھا جاسکا) نائب ناظم جامعہ

الجواب صحیح ــ محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح ــ محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دار العلوم تاج المساجد ورکن شوریٰ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح ــ محمد شرافت علی ندوی استاذ // // // //

الجواب صحیح ــ ڈاکٹر حمید اللہ ندوی // // // //

الجواب صحیح ــ محمد اسحاق خان، قاضی محکمہ شرعیہ سالیہ شاہجہاں پور، ایم۔پی

الجواب صحیح ــ عبد الوحید قاسمی غفرلہ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات

باسمہ الکریم

حامداً و مصلیاً:- فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰/ ۱۲/ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۷ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل و مفصل جواب ازاول تاآخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے مفتیان کرام اور علماء امت کی تائیدات وتصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر مفتیان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن واحادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء بدارالعلوم ماٹلی والا بھروچ (۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح ــــ یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بناپر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عید گاہ روڈ بھروچ گجرات)، ــــ عبدالحنان استاذ حدیث، ــــ علی حق آدم دستوی استاذ حدیث، ــــ اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم، ــــ نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر، ــــ یعقوب عبداللہ کرماڈی غفرلہ استاذ عربی، ــــ رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب ابراہیم خانپوری استاذ عربی۔

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی وحضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کرکے خود اسلام کی بیخ کنی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ــــ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے امت کے مرحومین میں اصحاب دعوت وعزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرماکر شیعیت سے متعلق کتاب "ایرانی انقلاب" امام خمینی اور شیعیت تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرماکر اصل شیعوں کے "عقیدہ کتمان) کے غلیظ پردوں کو چاک کردیا ہے۔ اور مزید برآن جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی وتفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات سے

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی ہے کہ بلا شک وشبہ اثنا عشریہ عقائد کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفاء اللہ عنہ'

احقر بھی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہے۔

احقر۔الطاف الرحمٰن خادم دار الافتا جامعہ حیات العلوم　　احقر۔محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد

احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد م زکوۃ قلزم حیاتی نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامداً ومصلیا ومسلما اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے مبسوط ومفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مبرہن وبصیرت افروز اور حق وحقیقت مبنی جوابات اور دیگر علماء کرام ومفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دار العلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح ـــ محمد علم قاسمی غفرلہ' مہتمم جامع الہدیٰ مراد آباد　　الجواب صحیح ـــ محمد عبدالرحمٰن' نقشبندی' مجددی۔

الجواب صحیح ـــ عبدالروف قاسمی مفتی دار العلوم جامع الہدیٰ　　الجواب صحیح ـــ محمد وسیم استاذ دار العلوم جامع الہدیٰ

الجواب صحیح ـــ محمد خالد استاذ دار العلوم جامع الہدیٰ

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثناء عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے باستثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر اور مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے اسلاف واکابرامت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام دار الحرہ سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بھم الکفار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستنبط کیا ہے (کما فی التفسیر لابن کثیر) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثناء عشری شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبدالعزیز (مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور)

الجواب صحیح ـــــ

محمد عباس مظاہری خادم' مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور　　ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس' مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد غانم عبدالاحد مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید مہدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

اہلسنّت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

- ❖ ——— غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ——— اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ——— حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ——— دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ
- ❖ ——— دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ
- ❖ ——— جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت
سید پیر مہر علی شاہ صاحب رح گولڑہ شریف کا فتویٰ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ؒ نے فرمایا۔

"جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے الحب للہ والبغض للہ خلط ملط ہونا اور رسم و راہ رکھنا منع ہے "شیخین" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا

کہنے والا "جمہور المسلمین" کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مدنی مسجد، چکوال)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم

کتبہ عبدہ المذنب: احمد رضا بریلوی (رد الرفضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶۔ لاہور)

اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں "رد الرفضہ" کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1)......... الادلۃ الطاعنۃ (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلافصل کا شدید رد)

2)......... اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند و بیان الشھادۃ (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

3)......... جزاء اللہ عدوہ بابابہ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)

4)......... المعۃ الشمعہ، شیعۃ الشفعہ (۱۳۱۲ھ) (تفضیل و تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

5)......... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

حضرات خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ "اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سور پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہؓ ہیں۔"

سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چربہ ہے اور معجون مرکب' اسے اسلام' قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی' خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام' سیال شریف' ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان' مفتی دارالعلوم حزب الاحناف' لاہور)

دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں وہ بلاشک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق و ملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بددین جو اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ' ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔"

(فقط) مفتی غلام سرور قادری (ممبر مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد' دارالعلوم غوثیہ' لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ (الجواب ھو الموفق للصواب)

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ: "انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون" کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی ہے اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نسفی میں ہے:

وافضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتھم علی ھذا الترتیب ایضاً رضی اللہ تعالی عنھم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہؓ کو برا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ اذارائیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

مسلم و بخاری کی متفقہ علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال النبی ﷺ لاتسبوا اصحابی فلوان احدکم انفق مثل احدذھبا مابلغ مداحدھم ولانصیفہ یا نصفہ

پس استفتاء میں مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن

"فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین"

"مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کردیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔"

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبداللطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

(ماخوذ: "تبیان البیان" مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد گلگت)

شیعہ سے امت مسلمہ کا

اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیہ، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیساکہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"رتبہ امامت برتر از نبوت است" (اصول کافی جلد ا)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیساکہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الٰہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن وحدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بدا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پاکر عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا تو اس میں بارہ اماموں کا بھی ذکر ہوتا، اصلی قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر واقعی اتنا اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپؐ سے روایت کی جاسکتی ہیں تو امامت کے بارے میں کوئی لفظ ان سے منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارات اس پر شاہد ہیں؟

گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہو گئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری فرقہ اسی عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمن کے خلاف بر سرپیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اسے جاننا چاہئے کہ تقیہ، متعہ، تعزیہ کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں سے الگ ایک من گھڑت اور دیو مالائی کہانی کا ثمرہ ہے۔ جس کا قرآن وحدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ نے خلافت راشدہ کے بارے میں فرمایا

"خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے"

چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاہ چادر کو تار تار کیا تو دفعتہً دنیا بھر کے کئی دانشوروں، علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی، افریقی اور یورپین مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے یکسر ناآشنا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہاپسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی دستاویز جس کی سرخیوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفحات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار چھٹ جائے گا۔

تاہم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سو سال سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا ہتھکنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں، مسلمان لیڈروں، مسلمان مصنفین، مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کی تصریحات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب خمینی نے تقیہ سے منہ باہر نکال کر اپنے مذہب کا کھلم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سڑاند سے سارے عالم میں تعفن پھیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی، ماحول، علاقہ، شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

"روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ ' تاتاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کردیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔ ــــــــ ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کرچکا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔ .... ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کرکے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے ــــــــ اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔" (منہاج السنۃ صفحہ ۱۱۰ ج ۴)

دوسرا شبہ: دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔

وضاحت: اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (احسن الفتاوٰی جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی "بیت اللہ" کو قبلہ ماننے والے لئے جائیں تو پھر نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہی اور نہ ہی ابوجہل ' ابولہب ' امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کرسکتا۔

شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگیٔ دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود ختم نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوتے ہی ہمارا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہئے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر و ارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ بقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ ' العالی

"شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں"۔ (بینات صفحہ 165)

چوتھا شبہ: کہا جاتا ہے کہ شیعہ ' قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

وضاحت: شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفوظیت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان' نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ' مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ: اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شدومد سے کیوں نہیں کیا گیا۔

وضاحت: مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے' جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ ان کی ان روایات سے کیا جا سکتا ہے:۔

⦿ ـــ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے"۔ (اصول کافی صفحہ 482 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229)

⦿ ـــ "جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں" (اصول کافی صفحہ 484 بحوالہ ایضاً صفحہ 230)

⦿ ـــ "تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔ (احسن الفوئد شرح اعتقادیہ صفحہ 472 بحوالہ بینات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ "رد روافض" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے مفاسد کو ظاہر کریں۔" (بینات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدۃ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تذبذب کے بغیر باسانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

چھٹا شبہ: شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو بھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

وضاحت: البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلہ میں اجتماعیت، کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار ایرانی انقلاب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا، دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں، تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو حاصل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کر دیں۔

خمینی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شدومد کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفر و ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:۔

- عام مسلمان ان کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

- مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے عظیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یہود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ حرمین شریفین کے تقدس کو (عیاذاً باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آنے اور شیخین کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی افسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

- غیر مسلم معترضین براسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

- وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے۔ ان میں شامل ہو کر جہنم کے ساتویں طبقے کا ایندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر حجت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منعقدہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حجت کے جواب میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لاحاصل پچھتاوا ہو گا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عزائم کا آلۂ کار بنتے رہے۔

ساتواں شبہ: جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

وضاحت: قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفر و ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جز انہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تقیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موجود ہے اور یہ کتاب ان کے عقیدے کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کا یہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق الیقین، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو دینی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت خمینی نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ 121۔ بحوالہ بینات صفحہ 44)

نوری طبرسی کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبرسی کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تقیہ کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علانیہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلا ڈالے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشک و شبہ کافر ہے۔

آٹھواں شبہ: اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

ا: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجوہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔

ب: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

ج: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات و صفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی طرح اطاعت کئے جانے کا حق رکھتی ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کی طرح فرض ہوتی ہے۔ جبکہ مقلدین اپنے امام کے بارے میں ان میں سے کوئی تصور نہیں رکھتے۔ ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشاتی غلامی اور لاعلمی و کم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل مہارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے' قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اس اعتماد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا خوفی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی' اجتہادی صلاحیت اور کمال محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے' چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی مجموعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان سے باہر نہیں۔ اور پھر ہر مقلد فقہ کے ان چاروں مجموعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک و ہند میں رہنے والے مقلدین امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علماء کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی مجموعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

نواں شبہ: جب یہودی' عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہلے نہیں لگتا تھا۔

وضاحت: دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر و ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے مدعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کر لیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے مدعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

دسواں شبہ: خمینی نے اقتدار میں آکر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا' اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نعروں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

وضاحت:

الف: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر و ارتداد کی ایک مستقل شاخ ہے۔

ب: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اسٹیٹ بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے امین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا ضروری ہے۔

ج: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دلوانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں کو پارلیمنٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔

خلاصہ کلام

حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

قارئین نے تاریخی دستاویز کے مقدمہ میں جن عنوانات کا مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ اس کے لئے ہم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے چار سو (۴۰۰) علماء کے دستخطوں سے شیعہ پر فتویٰ کفر کو من وعن نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتاویٰ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ——— دنیا بھر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی بھی سوسائیٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی مکتب فکر سے متعلق ہو، فقہاء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظر تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شہر ملک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ لف کر کے ہمیں روانہ کریں تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجانے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاویٰ جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء

شیعہ کتب کا آئینہ

پہلا باب

الباب الاول

الشّیعةُ و عقیدةُ التوحیدِ

Chapter I

The Shias and the faith of oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی سترہ (17) کتابوں کے تیس (30) حوالہ جات ہیں۔

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق
الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
طهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

اللہ کی طرف بدا یعنی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

بنسبة البداء (الکذب) الی اللہ

BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

۱۴۸ — کتاب التوحید — ج ۱

٩ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما بدا لله في شيء إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .

١٠ ـ عنه ، عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جهل .

١١ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا ، من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : أرأيت ماكان وما هو كائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .

١٢ ـ علي ، عن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهني قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لو علم الناس ما في القول بالبداء من الأجر ما فتروا عن الكلام فيه .

١٣ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عمرو الكوفي أخي يحيى ، عن مرازم بن حكيم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر لله بخمس خصال : بالبداء والمشيئة والسجود والعبودية والطاعة .

١٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهمة ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر محمداً صلى الله عليه وآله بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انقضاء الدنيا ، وأخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .

١٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول ما بعث الله نبياً قط إلا بتحريم الخمر وأن يقر لله بالبداء .

١٦ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وشاء وأراد وقدر وقضى وأمضى ؛ فأمضى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدر ما أراد ، فبعلمه كانت المشيئة ، وبمشيئته كانت الإرادة ، وبإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ؛ والعلم متقدم على المشيئة ، والمشيئة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار

انکار اهل تشیع للكلمة الطيبة من بناء الاسلام

REFUSAL OF KALIMAH TAYYABA BY SHI'ITE

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم　　۳۳　　کتاب الایمان والکفر

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولایہ والصلوٰۃ والزکوٰۃ وصوم شهر رمضان والحج.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت نماز۔ زکوٰۃ روزہ۔ رمضان کا اور حج۔

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوٰة والزكوٰة والصوم والحج والولاية ولم يناد بشيء كما نودي بالولاية يوم الغدير

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

عن عیسی بن السری قال قلت لابی عبد الله حدثني عما بنيت عليه دعائم الاسلام اذا انا اخذت بها زكى عملي ولم يضرني جهل ما جهلت بعده فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق في الاموال من الزكاة والولاية التي امر الله عز وجل بها ولاية آل محمد فان رسول الله قال من مات ولم يعرف امامه مات ميتة جاهلية قال الله عز وجل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فكان علي ثم صار من بعده حسن ثم من بعده حسين ثم من بعده علي بن الحسين ثم من بعده محمد بن علي ثم هكذا يكون الامر ان الارض لا تصلح الا بامام ومن مات ولم يعرف امامه مات ميتة جاهلية واحوج ما يكون احدكم الى معرفته اذا بلغت نفسه هذه واهوى بيده الى صدره يقول حينئذ لقد كنت على امر حسن.

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتایئے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کرکے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت کرو رسول کی۔ اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں۔ وہ علیؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔ روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا اور امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا۔ جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا۔ (وقت مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۰۔ عن ابی الجارود قال قلت لابی جعفر یا ابن رسول الله هل تعرف مودتي لكم وانقطاعي اليكم وموالاتي اياكم قال فقال نعم قال فقلت فاني اسئلك مسئلة تجيبني فيها فاني مكفوف البصر قليل المشي ولا استطيع زيارتكم كل حين قال هات حاجتك قلت اخبرني بدينك الذي

ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجیے میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں۔ اس لئے آپ

... اقرنها بها وبدا بالصلوٰة قبلها وقال رسول الله
الزكاة تذهب الذنوب قلت والذی یلیها فی
الفضل قال الحج قال الله عز وجل ولله علی
الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا.
ومن کفر فان الله غنی عن العالمین وقال رسول الله لحجة
مقبولة خیر من عشرین صلاة نافلة ومن طاف بهذا
البیت طوافا احصی فیه اسبوعه واحسن رکعتیه غفر الله
له وقال فی یوم عرفة ویوم مزدلفة ما قال قلت فما
ذا یتبعه قال الصوم قلت وما بال الصوم صار آخر ذلك
اجمع قال قال رسول الله الصوم جنة من النار قال
ثم قال ان افضل الاشیاء ما اذا فاتك لم تکن
منه توبة دون ان یرجع الیه فتؤدیه بعینه ان الصلوٰة
والزکاة والحج والولایة لیس یقع شی مکانها دون
ادائها وان الصوم اذا فاتك او قصرت او سافرت فیه
ادیت مکانه ایاما غیرها وجزیت ذلك الذنب بصدقة
ولا قضاء علیك ولیس من تلك الاربعة شی یجزیك
مکانه غیره قال ثم قال ذروة الامر وسنامه و
مفتاحه وباب الاشیاء ورضا الرحمن الطاعة
للامام بعد معرفته ان الله عز وجل یقول من
یطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولی فما ارسلناك
علیهم حفیظا اما لو ان رجلا قام لیله وصام نهاره
وتصدق بجمیع ماله وحج جمیع دهره ولم یعرف
ولایة ولی الله فیوالیه ویکون جمیع اعماله بدلالته
الیه ما کان له علی الله جل وعز حق فی ثوابه ولا
کان من اهل الایمان ثم قال اولئك المحسن منهم
یدخله الله الجنة بفضل رحمته.
... قال قلت لابی عبد الله اخبرنی بدعائم الاسلام
التی لا یسع احدا التقصیر عن معرفة شی منها الذی

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کو
دور کرتی ہے میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج۔ خدا
نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو
وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔
اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پرواہ ہے۔ اور رسول
اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو
خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور سات سات بار گھومے۔ اور دو رکعت
اچھے طریقے سے بجا لائے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت
نے یوم عرفہ اور یوم مزدلفہ کا ذکر فرمایا میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔
فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے
پھر فرمایا افضل اشیاء وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے۔ تو اس کے
سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجا لایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز۔ زکوٰۃ
حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں۔ کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں
ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں۔ لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔
یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو جو روزے قضا ہو جائیں۔ تو
دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے
ہو جائے گا۔ اور قضا بجا لانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا
نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الٰہی کی چوٹی یا بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے
رحمن طاعت امام ہے۔ اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے
رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی
تو کرنے دے اے رسول! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو
اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ اور اپنا تمام مال راہ خدا میں
دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو۔
اور اس کے اعمال اس کی رہنمائی میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس
کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ ان
میں نیکوکار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔
راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے
جن میں کسی چیز کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام ملا رقبلہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مترجمہ

مفسر قرآن جالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط!

امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے

شروط الایمان والکفر عند الشیعه الاثنا عشرية

قال ابوجعفر حبنا ایمان وبغضنا كفر.

PRINCIPLES OF FAITH PERTAINING TO IMAN AND KUFR. OUR OBEDIENCE IS IMAN AND OUR DISOBEDIENCE IS INFEDILITY. SAID IMAM BAQIR.

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوالی ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا ، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا ، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ .

۱۱ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدون ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ : أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ .

۱۲ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : هَاتِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

اہل تشیع کے دین کی تعریف!

علیؓ اور انکے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے

تعریف الدین عند الاثنا عشریة: علی ثم الحسن و الحسین وعلی ائمة فرض اللہ طاعتھم۔ ھذا دین اللہ و دین ملائکة

DEFINITION OF ISLAM BY SHI'ATE "ALI" ﷺ HAZRAT "HASSAN" ﷺ AND HAZRAT HUSSAIN ﷺ ARE IMAMS AND GOD HAS MADE THEIR OBEDIENCE OBLIGATIORY)

طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، حَتَّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ، قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ.

۱۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

۱٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ: اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللهُ بِهِ وَطَاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مَمْحَاةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ.

۱٤۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

۱٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً، وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قُلْتُ: فَحِينَ مَضَى ﷺ مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ، فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ؟ فَقَالُوا: ابْنُ مَسْعُودٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

اسلام کے بنیادی رکن کا انکار

الانکار رکن الکلمۃ الاسلام الاساسیؒ

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم ۳۰ کتاب الایمان والکفر

منهاج. فحلاله حلال الی یوم القیامة وحرامه حرام الی یوم القیٰمة فهؤلاء اولوا العزم من الرسل علیهم السلام

نبی جو انبیاء مراد و حیائے عیسیٰ) ان کے بعد آئے انہوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور اپنی شریعت و سنت نبی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لیے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسل۔

باب ۱۲

دعائم اسلام

۱۔ عن ابی جعفرؑ قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والولایه ولم ینادِ بشئی کما نودی بالولایه۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲۔ عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد الله اوقفنی علی حدود الایمان فقال شهادۃ ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وصلوٰۃ الخمس واداء الزکوٰۃ وصوم شهر رمضان وحج البیت وولایة ولینا وعداوۃ عدونا والدخول مع الصادقین۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہؑ سے کہا مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرتؐ جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار، پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳۔ عن الصادق علیه السلام قال اثافی الاسلام ثلاثة الصلوٰۃ والزکاۃ والولایة لاتصح واحدۃ منهن الا بصاحبتها۔

فرمایا صادق آل محمدؑ نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دوسرے کے صحیح نہیں۔

۴۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والولایة ولم ینادِ بشئی کما نودی بالولایة فاخذ الناس باربع وترکوا هذه یعنی الولایة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ولایت ہے۔ لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم والولایه قال زرارہ فقلت وای شیء من ذالک افضل فقال الولایه افضل لانها مفتاحهن والوالی هو الدلیل علیهن قلت ثم الذی یلی ذالک فی الفضل فقال الصلوٰۃ ان رسول الله قال الصلوٰۃ عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیها فی الفضل قال الزکوٰۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا۔ ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا۔ نماز، رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ خدا نے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

آئمہ بطور الٰہ

أئمة أم آلهة

IMAMS AS GOD

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۸۵

سریان حقیقت محمدیہ است در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ بعض عارفین نے کہا ہے کہ تشہد میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قربت کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے واقف ہو جائے غرضکہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں الا یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم وہ ذات ہے لا یحوی علیہ زمان ولا یشتمل علیہ مکان خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے کیونکہ زمانہ متعلق اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی تبدیلیاں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان وغیرہ لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد و آل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطائے الٰہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولا نے کائنات کا ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولائے امیر المومنین نے فرمایا ہے مومن، منافق، کافر، مشرک کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک میں اس کے سرہانے جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی موتیں واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور جب نکیرین قبر میں آتے ہیں تو سرہانے مولا کی کرسی لگی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے ہیں۔ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ۔ صحیح بخاری باب المیت اور مشکوٰۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات ہی نجات ہے اس پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام بپا ہوتی ہے چہاردہ

ربّ علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی هو الرب! حیث ذکر فی القرآن الرب فالمراد به صاحب الکوثر "علی"

ALI IS GOD

(SHIA BELIEF)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۹۶

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے اس معل اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا میدان حشر میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسول خدا (ص) ساقی حوض علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارتا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود محمد وآل محمد علیہم السلام عالین ہیں اور تخلیق عالین سے قبل تخلیق کے ساتھ اور نیز بعد میں ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ان عالین کا وجود رہا ہے۔ لہٰذا رب بتلاتا ہے یہ موجود تھے جناب عبداللہ اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں انا وعلی من نور واحد میں اور علی ایک نور سے ہیں لہٰذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ دونوں تھے تو نور فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ وعلویہ اور فاطمیہ سے دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا اِدھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک راہبہ ولِ کبوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے پاس اپنی حاجات لے کر جاتے اور اس سے دعا کرواتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے حتیٰ کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہبہ نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؓ میں فرق

الفرق بین اللہ سبحانہ و تعالی ، وبین علی بن ابی طالب

A DIFFERENCE BETWEEN GOD ALIMGHTY AND ALI(RA)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۹۰

محمد و آل محمد علیہم السلام محمد وآل محمد علیہم السلام کا وجود بعد آدم ونسل آدم نہیں ہوا بلکہ خلقت آدم سے پہلے ان کا وجود تھا استکبرت ام کنت من العالین تو نے تکبر کیا یا تو عالین سے ہے۔ اس وقت تین ہستیاں تھیں۔ آدم ملک شیطان۔ آدم کو سجدہ ہے ملک اور شیطان کو حکم سجدہ ہے لہذا عالین تینوں سے نہیں بلکہ ان سے پہلے ہیں۔ اور عالین سوائے خدا کے کسی کے تابع نہیں آدم ور ملک عالین کے تابع۔ اور آدم کا انکاری ابلیس ہے عالین یہی ہستیاں تھیں عالین جمع ہے عالی کی اور عالی ہے ذات محمد۔ یہی لفظ عالین بتاتا ہے کہ آدم اور اولاد آدم سے قبل محمد جیسے اور محمد بھی تھے اور وہ ہیں آل محمد محمد وآل محمد قبل آدم تھے اور اولاد آدم کے ساتھ ہیں اولاد آدم کے بعد بھی ہوں گے الحجت قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق حجت مخلوق سے پہلے مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہے اللہ اور ہے حجت اور ہے اللہ حجت نہیں اور حجت اللہ نہیں ہے فرمان رسول ہے نحن حجج اللہ ہم اللہ کی حجت ہیں یہی مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد ہیں جب یہ مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد تو سرزمین مکہ و مدینہ میں لباس بشر میں آنے کے بعد یہ وجود میں نہیں آئے اور نہ مدینہ میں آکر کام کرنے لگے بلکہ یہ عبدہٗ پہلے سے فرائض عبدیت ادا کرتے رہے ہیں۔ قال علی علیہ السلام فی بعض خطبہ انا عندی مفاتیح الغیب لا یعلمہا بعد رسول اللہ الا انا ذو القرنین المذکور فی صحف الاولی۔ انا صاحب خاتم سلیمان۔ انا ولی الحساب أنا صاحب الصراط والموقف أنا قاسم الجنة والنار أنا آدم الاول انا نوح الاول انا آیة الجبار أنا حقیقة الاسرار أنا مورق الاشجار انا مونع الاثمار أنا مفجر العیون انا مُجْرِی الانہار أنا خازن العلم انا طود الحلم أنا امیر المومنین انا عین الیقین انا حجة اللہ فی السموات والارض۔ جناب علی علیہ السلام نے اپنے بعض خطبات میں ارشاد فرمایا ہے میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں بعد رسول میرے بعد کوئی نہیں جانتا۔ میں وہ ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر صحف اولیٰ میں ہے میں خاتم سلیمان کا مالک ہوں میں یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں میں قاسم جنت والنار ہوں۔ میں اول آدم ہوں میں اول نوح ہوں میں جبار کی آیت ہوں میں اسرار کی حقیقت ہوں میں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں۔ میں پھلوں کا پکانے والا ہوں میں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں میں نہروں کو بہانے والا ہوں میں علم کا خزانہ ہوں میں حلم کا پہاڑ ہوں میں امیر المومنین ہوں میں سرچشمہ یقین ہوں میں زمینوں اور آسمانوں

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیتؑ وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

ولایت علی کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے

لا یکون مسلماً من لم یقر بولایۃ علی رضی اللہ عنہ

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

من سرہ ان یحیی محیای و یبغض ہذا البغض عدا ۔ (تفسیر مرآۃ الانوار) حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صحابہ نے رسول
پاکؐ سے عرض کیا، یا نبی فرمائیے کیا ہر ایک لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہے۔ فرمایا ہماری عداوت یہود و
نصاریٰ کے ساتھ ملحق کر دیتی ہے۔ تحقیق تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک مجھ سے محبت
نہ کرو گے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور علی سے بغض وہ کاذب ہے۔ و فی تفسیر الامام انہ لا
یکون مسلما من قال ان محمد الرسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف علیا وصیہ و خلیفتہ
وخیر امتہ و قال ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علیا ولا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع
جحد امامۃ علی کما لا ینفع الاقرار باللہ … مع جحد النبوۃ (تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۱۲)
امام حسن عسکریؒ نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک علی کے وصی خلیفہ اور افضل امت
ہونے کا اقرار نہ کرے تکمیل اسلام اقرار ولایت علی سے ہی ہے اور انکار امامت علی کے اقرار
نبوت محمد کوئی فائدہ نہیں جس طرح منکر نبوت کو اقرار توحید کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ترمذی جلد دوم
عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ الی علی فقال لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
ترجمہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؓ کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ اے علی تیرے
ساتھ محبت رکھے گا مگر مومن اور تیرے ساتھ بغض رکھے گا مگر منافق۔ اچھی طرح معلوم ہو گیا
مندرجہ بالا احادیث سے کہ صحابہ کے لئے مسلم و مومن ہونے کے لئے توحید۔ نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ
محبت اہل بیت رسولؐ کا اقرار کرنا بھی واجب تھا جو ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک سے پھر جانے
نبوت و محبت اہل بیت کا اقراری۔ توحید کا انکاری۔ توحید، نبوت کا اقراری محبت اہل بیت کا
انکاری۔ وہ ناشر رسولؐ، ایمان سے خارج بلکہ قیامت تک دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے
ان تینوں کا اقرار لازم ہے اور ان تینوں کے مجموعہ کا نام ہے کلمہ طیبہ۔ لہٰذا جنہوں نے زیارت رسولؐ
کی اور رسول پاکؐ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ان تینوں کلمات کا اقرار کر کے دائرہ اسلام
میں داخل ہوئے اور ان تین کلمات پر وفات پائی وہ ہیں صحابی رسولؐ۔ ان کی توہین کرنے والا،
ان کو قتل کرنے والا۔ ان کو بے گھر کرنے والا۔ ان کو سب کرنے والا۔ ان کو گالیاں دینے والا اسلام
سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ صحابہ رسولؐ بڑی منزلت کے مالک تھے۔ ہمارے زمانے کے چار ہزار ولیوں
کی طاقت مجموعیت سمٹ کر ایک مقام پر آ جائے لیکن پھر بھی یہ مقام صحابہ کے بال کے ہم پلہ بھی
نہیں ہو سکتا۔ رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہؐ

اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم
در بیانِ امامت
مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
ناشر
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ
لاہور

توحید باری تعالی اور انکار

الکفر بتوحید اللہ تعالی

DENIAL OF TAWHEED.

کی ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ پر یہاں تک دا خل توحید ہے اور اگر امامت امیر المومنینؑ کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا کی تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ان کا کفر زیادہ ہوا تو ممکن نہیں کہ خدا ان کو بخشے اور نہ ان کی راہ خیر و نجات کی جانب ہدایت فرمائے گا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اول و دوم و سوم کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ابتدا میں زبانی ایمان لائے پھر کافر ہوگئے یعنی اپنے کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ پیغمبر خداؐ نے ان پر ولایت امیر المومنینؑ پیش کیا اور فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولا اور حاکم ہوں اس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرتؐ نے ان کو بیعت کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد جبکہ پیغمبرؐ نے رحلت فرمائی تو بیعت سے مکر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان لوگوں پر جنھوں نے غدیر خم میں امیر المومنینؑ سے بیعت کی تھی سختی کی کہ فلاں کی بیعت کریں، یا امیر المومنینؑ پر بیعت کے لئے سختی کی لہٰذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ (پ ۲۶ سورہ محمد آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہوگئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی حالت کفر پر جس پر کہ تھے اس کے بعد جبکہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزوئیں دراز کر دیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیر المومنینؑ کی ولایت اختیار کرکے ایمان سے برگشتہ ہوگئے۔

ایضاً انہی حضرتؑ نے اس ارشاد رب العزت وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ ۱۷ سورہ الحج آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حرام کا

جلد اول

از مجلدات تفسیر کبیر

منہج الصادقین

فی الزام المخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح اللہ کاشانی

با مقدمہ و پاورقی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

با کشف الآیات صحیح

بسرمایہ

کتابفروشی اسلامیہ

تہران خیابان بوذرجمہری تلفن ۲۱۹۶۶

چاپ امت اسلامیہ

متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

المتعة من سنت الله (استغفر الله)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

(ج۲) | سورة النساء ـ ٤ | (٤٩٤)

کردہ وهر که مخالفت آن کند مخالفت من کرده،هر که مخالفت من کند ،مخالفت خدا کرده وهر که مخالفت خدا کرده ازاهل دوزخ باشد. وبدانید که متعه امریست که حقتعالی مرا بآن مخصوص ساخته بجهت شرف من بر غیر من از انبیای سابق هر که یکبار درمدت عمر خود متعه کند از اهل بهشت باشد وهر گاه متمتع ومتمتعه باهم بنشینند فرشتهٔ بر ایشان نازل گردد وحراست ایشان کند تا آنکه از آن مجلس برخیزند واگر باهم سخن کنند سخن ایشان ذکر وتسبیح باشد وچون دست یکدیگر را بدست گیرند هر گناهی که کرده باشند از انگشتان ایشان ساقط شود وچون یکدیگر را بوسه نهند حقتعالی بهر بوسهٔ حجي وعمرهٔ برای ایشان بنویسد وچون خلوت کنند بهر لذتی و شهوتی حسنهٔ برای ایشان بنویسد مانند کوههای برافراشته، بعد از آن فرمود که جبرئیل مرا گفت یارسول الله ﷺ حقتعالی میفرماید که چون متمتع ومتمتعه برخیزند وبغسل کردن مشغول شوند درحالتیکه عالم باشند بآنکه من پروردگار ایشانم واین متعه سنت من است بر پیغمبر من و من بملائکه خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دو بندهٔ من که برخاسته اند وبغسل کردن مشغولند ومیدانند که من پروردگار ایشانم گواه شوید بر آنکه من آمرزیدم ایشان را، وآب بر هیچ موئی از بدن ایشان نگذرد مگر که حقتعالی بهر موئی ده حسنه برای ایشان بنویسد وده سیئه محو کند وده درجه رفع نماید. پس امیر المؤمنین ؑ برخاست و گفت «انا مصدقك» من تصدیق کننده ام ترا یارسول الله ﷺ چیست جزای کسیکه در این باب سعی کند؟ فرمود «له اجرهما» مراورا باشد اجر متمتع ومتمتعه. گفت یارسول الله اجر ایشان چه چیز است؟ فرمود چون بغسل مشغول شوند بهر قطرهٔ آب که از بدن ایشان ساقط شود حقتعالی فرشتهٔ بیافریند که تسبیح وتقدیس او سبحانه کند وثواب آن از برای غاسل ذخیره باشد تا روز قیامت، ای علی هر که این سنت را سهل فرا گیرد واحیای آن نکند از شیعهٔ من نباشد ومن از او بری باشم. ونیز در روایت آمده که رسول خدای ﷺ روزی با اصحاب نشسته بود و از هر جانب سخنی میگذشت واز جمله سخن متعه درمیان آمد آنحضرت فرمود ای مردمان هیچ میدانید که متعه را چه فضیلت وثوابست؟ گفتند نه یارسول الله فرمود جبرئیل اکنون برمن نازل شد و گفت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و می فرماید که امت خودرا بمتعه کردن امر کن که آن از سنن صالحان است هر که روز قیامت بمن رسد ومتعه نکرده باشد حسنات او بقدر ثواب متعه ناقص باشد، ای محمد درهمی که مؤمن صرف متعه کند نزد خدای افضل از هزار درهم است که درغیر آن انفاق نماید، ای محمد در بهشت جمعی از حور العین هستند که حقتعالی ایشان را از برای اهل متعه آفریده ای محمد چون مؤمنی مؤمنهٔ را عقد متعه کند ازجای خود برنخیزد تا که حق تعالی او را بیامرزد ومومنه را

الجزء الثانی

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي تبي ما شم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبا نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے اور دوبارہ آنے کا دعویٰ کیا تھا

اول من اظهر القول بوجوب امامة علی عبد الله بن سبا و ان علیا هو الاله حقا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

—۲۳۴— نور فی بیان الفرق وادیانها ج ۲

وخلقه لامن قام به وحلّ فيه ؛ ولايرى الله في الاخرة ، والعبد خالق لفعله ؛ ومرتكب الكبيرة لامؤمن ولا كافر ، واذا مات بلاتوبة يخلد في النار ، ولا كرامات للأولياء ، ويجب على الله رعاية ماهو الأصلح ، والأنبياء معصومون ، وشارك ابوعلى في هذا كلّه ابا هاشم ثمّ إنفرد عنه بأنّ الله تعالى عالم بذاته بلاايجاب صفة هي علم ولاحالة توجب العالمية ، وكونه تعالى سميعاً بصيراً معناه انه حيّ لاآفة به ، ويجوز الإيلام للعوض

ومنهم البهشمية انفرد ابو هاشم عن ابيه بامكان إستحقاق الذمّ والعقاب بلامعصية مع كونه مخالفا للاجماع والحكمة ، وبأنّه لاتوبة عن كبيرة مع الإصرار على غيرها عالما بقبحه ؛ ويلزمه ان لايصلح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أصرّ عليه ، ولاتوبة مع عدم القدرة فلا يصحّ توبة الكاذب عن كذبه بعد ما صار أخرس ، ولاتوبة الزاني عن زناه بعد ما جبّ ، ولا يتعلّق علم واحد بمعلومين على التفصيل ، ولله أحوال لامعلومة ، ولامجهولة ولا قديمة ولا حادثة ، قال الآمدي هذا تناقض اذلا معنى لكون الشئ حادثا الاّ انه ليس قديماً ولا لكونه مجهولا الاّ انّه ليس معلوما

الفرقة الثانية من الفرق الاسلاميّة الشيعة ، وهم الّذين شايعوا عليّا عليه السلام وقالوا انّه الإمام بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنصّ ، امّا جليّا و إمّا خفيّا ، واعتقدوا انّ الامامة لاتخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فامّا بظلم يكون من غيرهم ، وإمّا بتقية منه اومن أولاده ، وهم اثنان وعشرون فرقة أصولهم ثلاث فرق ، غلاة ، وزيدية ، وإمامية ، أمّا الغلاة فثمانية عشر

السبائيّة قال عبدالله بن سبا لعليّ عليه السلام أنت الاله حقّا فنفاه عليّ عليه السلام الى المدائن ، وقيل انّه كان يهوديّا فاسلم ، وكان في اليهوديّة يقول في يوشع بن نون وفي موسى مثل ما قال في عليّ ، وقيل انّه أوّل من أظهر القول بوجوب امامة عليّ ، ومنه تشعّبت أصناف الغلاة ؛ وقال ابن سبا انّ عليّا عليه السلام لم يمت ولم يقتل ؛ وانّما قتل ابن ملجم شيطانا تصوّر بصورة عليّ وعليّ عليه السلام في السحاب ؛ والرعد صوته ، والبرق سوطه ؛ وانّه ينزل بعد هذا الى الأرض ويملأها عدلا ، وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام

نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو

ان الرب الذی خلیفة نبیه ابوبکر لیس ربنا ولا ذلك النبی نبینا .

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR ﷺ.

(الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

—۲۷۸— نور فی حقیقة دین الامامیة ج ۲

الصفات ذاتیّة واعترض شیخهم فخرالدین الرازی علیهم بأنّه (بان خ) قال انّ النصاری کفروا لأنّهم قالوا انّ القدماء ثلثة والأشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم یعرفوا ربّهم بوجه صحیح بل عرفوه بوجه غیر صحیح فلافرق بین معرفتهم هذه وبین معرفة باقی الکفّار لأنّه مامن قوم ولاملّة الّا وهم یدینون بالله سبحانه ویثبتونه ؛ وانّه الخالق سوی شرذمة شاذّة وهم الدهریّة القائلون ومایهلکنا الّا الدهر ؛ وأسوء الناس حالا المشرکون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انّما یعبدون الأصنام لتقرّبهم الی الله سبحانه زلفی کما حکاه عنهم فی محکم الکتاب بطریق الحصر فتکون الأصنام وسائل لهم الی ربّهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو کون الاصنام مقرّبة الیه وکذلك الیهود حیث قالوا عزیر ابن الله ، والنصاری حیث قالوا المسیح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربّ ذوولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وکذلك من قال بالجسم والصورة والتخطیط ؛ وذلك لما عرفت فی أوّل الکتاب من أنّ الکل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانیته وکانت مضایق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن کان له دلیل عارف عرف الله سبحانه ، ومن کان دلیله أعمی مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ ومازاده کثرة السیر الّا بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا فی باب معرفة الصانع من المشرکین والنصاری ، وذاك انّ من قال بالولد او الشریك لم یقل انّه تعالی محتاج الیهما فی ایجاد أفعاله ووداٮٔع محکماته ؛ فمعرفتهم له سبحانه علی هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب الّتی أورثت خلودهم فی النار مع إخوانهم من الکفّار ، وأفادتهم الکلمة الإسلامیّة حقن الدماء والأموال فی الدنیا ؛ فقد تباینّا وانفصلنا عنهم فی باب الربوبیّة ؛ فربّنا من تفرّد بالقدم والأزل وربّهم من کان شرکاؤه فی القدم ثمانیة

ووجه آخر لهذا لاأعلم الّا انّی رأیته فی بعض الأخبار وحاصله انّا لم نجتمع معهم علی إله ولا علی نبیّ ولاعلی امام ، وذلك انّهم یقولوا انّ ربّهم هوالّذی کان محمد صلّی الله علیه وآله نبیّه وخلیفته بعده أبوبکر ، ونحن لانقول بهذا الربّ ولابذاك النبیّ ، بل نقول انّ الربّ الّذی خلیفة نبیّه ابوبکر لیس ربّنا ولاذلك النبیّ نبیّنا ووجه آخر لکنّه جواب عن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مولفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعة عشر (١٤) آلهة للشيعة الاثنا عشرية !!

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (مع اضافہ) از سید نجم الحسن، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان طبع امامیہ کتب خانہ لاہور

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہوتے نہ گر ازل میں یہ چودہ ستارے ہادی
رہتی خراب ہستی آدم کے رہنما کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع روز جزا، خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تمجید کا سبق دیا۔ جبرائیل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا۔ آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا، اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا، گمراہوں کو رہبری کا جادۂ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سرائی کے لیے زبانِ قدرت ناطق۔ ان کے وضاحت حالات کے لیے اوراقِ قرآن شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشفِ حالات کے لیے قلم اٹھا سکے۔ حالات و اوصاف ان کے لکھے جا سکتے ہیں جن کی کُنہ معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو۔ یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر اور فہم انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ عالمانہ تحقیق اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعویٰ نہیں کہ میں ان حضرات کے حالات کا ایک شمہ بھی لکھ سکا ہوں۔ بہرحال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔ اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت مرتب و مختصر اور حالات درست لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی بلیغ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آ جائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیئے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

باسمہ سبحانہ

ھٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

کل آدمیوں کے لیے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لیے

جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد الناسولوی الپاکستانی

الناشر

مکتبۃ الساجد ٹرسٹ [illegible] آباد کالونی ملتان
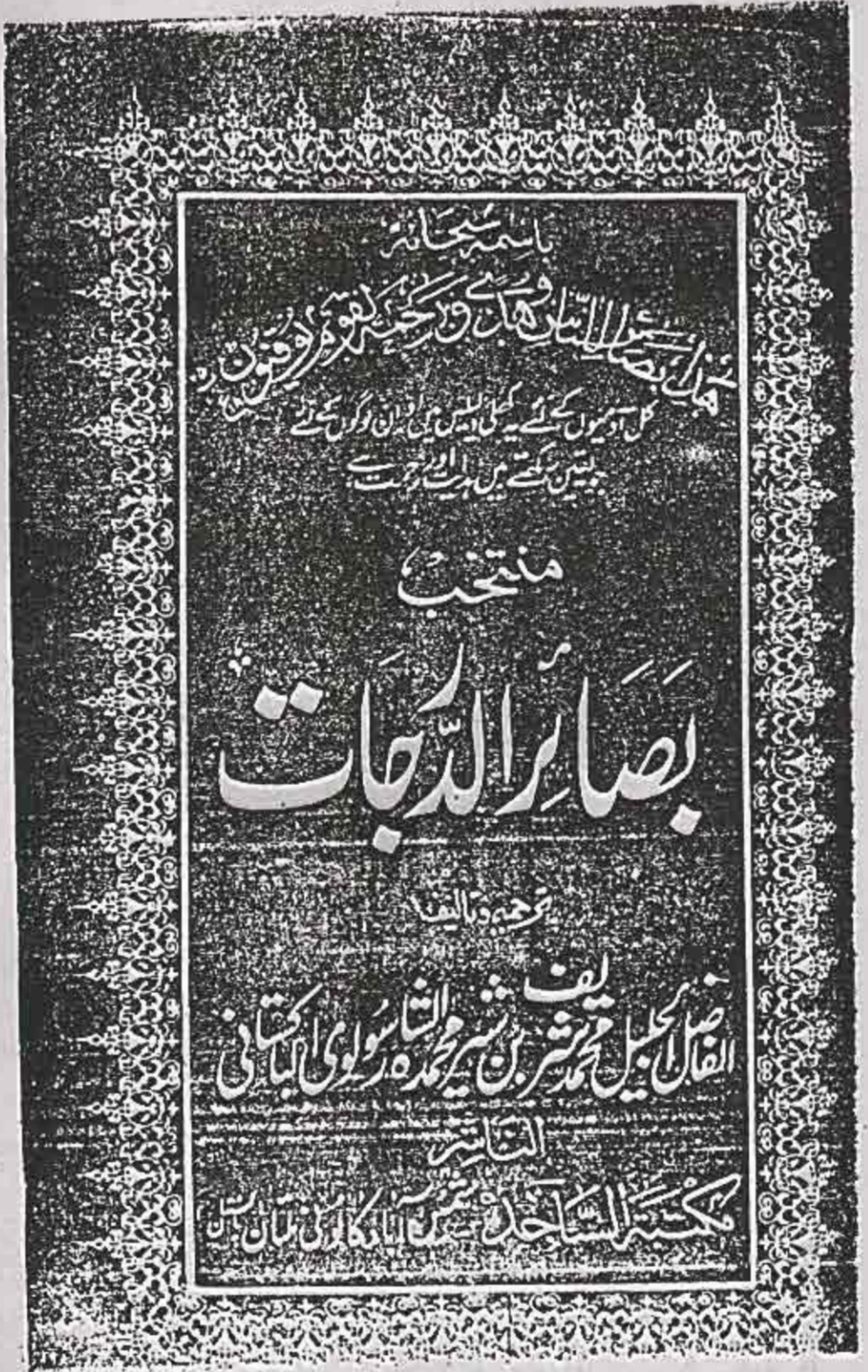
حضرۃ علیؓ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

الا دعاءبالالوھیۃ علی کرم اللہ وجھہ (کفر و شرک واضح)

A DECLARATION OF ALI'S DIVINE ATTRIBUTES.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۲۲

الْعَجِيبَاتِ وَاَنَا تَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ وَاَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُو رَسُولِ اللّٰهِ (ص) وَاَنَا
اَمِيْنُ اللّٰهِ وَخَازِنُهُ وَعَيْبَةُ سِرِّهِ وَحِجَابُهُ
وَوَجْهُهُ وَصِرَاطُهُ وَمِيزَانُهُ وَاَنَا الحَاشِرُ
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَا كَلِمَةُ اللّٰهِ الَّتِي
يَجْمَعُ بِهَا الْمُفْتَرِقَ وَيُفَرِّقُ بِهَا الْمُجْتَمِعَ
وَاَنَا اَسْمَاءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالُهُ الْعُلْيَا
وَآيَاتُهُ الْكُبْرٰى وَاَنَا صَاحِبُ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ اُسْكِنُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الجنة وَاُسْكِنُ
اَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَاِلَىَّ تزویج اهل الجنه
وَاِلَىَّ عَذَابُ اهل النار وَاِلَىَّ ایاب الخلق
جمیعاً وَاَنَا الایاب الَّذِي يَؤُوبُ اِلَيْهِ كُلُّ
شَيْءٍ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاِلَىَّ حِسَابُ الْخَلْقِ جَمِيعاً
وَاَنَا صَاحِبُ الْهَنَاتِ وَاَنَا الْمُؤَذِّنُ
عَلَى الْاَعْرَافِ وَاَنَا بَارِزُ الشَّمْسِ وَاَنَا
دَابَّةُ الْاَرْضِ وَاَنَا قَسِيمُ النَّارِ وَاَنَا خَازِنُ
الْجِنَانِ وَصَاحِبُ الْاَعْرَافِ وَاَنَا اَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُتَّقِينَ وَآيَةُ
السَّابِقِينَ وَلِسَانُ النَّاطِقِينَ وَخَاتَمُ
الْوَصِيِّينَ وَوَارِثُ النَّبِيِّينَ وَخَلِيفَةُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ وَصِرَاطُ رَبِّي الْمُسْتَقِيمُ وَفُسْطَاطُهُ
وَالْحُجَّةُ عَلَى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِينَ
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَاَنَا الَّذِي احتج اللّٰهُ بِكُمْ

کئی بار حملہ کروں گا کئی بار انتقام لوں گا میں
عجیب و غریب سلطنتوں کا مالک ہوں گا اور ہے
کا قرن ہوں میں اللہ کا بندہ ہوں رسول اللہ کا
بھائی ہوں میں امین اللہ ہوں، اللہ کا خزانچی
اس کے راز کی صندوق اس کا پردہ چہرہ
صراط اور میزان ہوں میں اللہ کی طرف اکٹھا
کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس
سے الگ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں میں اللہ کے
اسمائے حسنہ ہوں اور اس کے بلند امثال ہوں اور
اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ
کا مالک ہوں، بہشتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم
میں ٹھہراؤں گا، جنتیوں کی شادی میں کروں گا
جہنمیوں کو عذاب میں دونگا میری طرف تمام
خلق لوٹ کر آئے گی میں وہ ایاب ہوں جس کے
پاس موت کے بعد ہر چیز آئے گی۔ میں تمام خلق
سے حساب لوں گا میں صاحب صفات ہوں اعراف
پر میں اذان دوں گا۔ میں سورج کو نکالتا ہوں میں
دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں
جنت کا خزانچی ہوں صاحب اعراف ہوں میں امیر
المومنین متقین کا سردار ہوں سابقین کی آیت ہوں
بولنے والے کی زبان ہوں خاتم الوصیین ہوں انبیاء
کا وارث ہوں رب العالمین کا خلیفہ ہوں اپنے رب کا
صراط مستقیم ہوں زمینوں اور آسمانوں والوں کے

خدائی صفات کے حامل امام

الائمة يتمتعون بالصفات الالوهية

POSSESSION OF DIVINE ATTRIBUTES BY IMAM.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی

۲۳

فِی اِبْتِدَاءِ خَلْقِکُمْ وَاَنَا الشَّاهِدُ يَوْمَ الدِّيْنِ وَاَنَا الَّذِیْ عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْقَضَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَالْاَنْسَابِ وَاسْتَحْفَظْتُ اٰيَاتِ النَّبِيِّيْنَ الْمُسْتَخْفِيْنَ وَاَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيْسَمِ وَاَنَا الَّذِیْ سُخِّرَتْ لِیَ السَّحَابُ وَالرَّعْدُ وَالْبَرْقُ وَالظُّلَمُ وَالْاَنْوَارُ وَالرِّيَاحُ وَالْجِبَالُ وَالْبِحَارُ وَالنُّجُوْمُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَاَنَا الَّذِیْ اَهْلَكْتُ عَادًا وَثَمُوْدَ وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا وَاَنَا الَّذِیْ ذَلَّلْتُ الْجَبَابِرَةَ وَاَنَا صَاحِبُ مَدْيَنَ وَمُهْلِكُ فِرْعَوْنَ وَمُنْجِیْ مُوْسٰی (ع) وَاَنَا الْقَرْنُ الْحَدِيْدُ وَاَنَا فَارُوْقُ الْاُمَّةِ وَاَنَا الْهَادِیْ وَاَنَا الَّذِیْ اَحْصَيْتُ كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا بِعِلْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَوْدَعَنِيْهِ وَبِسِرِّهِ الَّذِیْ اَسَرَّهٗ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَسَرَّهُ النَّبِیُّ (ص) اِلَیَّ وَاَنَا الَّذِیْ اَنْحَلَنِیْ رَبِّیْ اِسْمَهٗ وَكَلِمَتَهٗ وَحِكْمَتَهٗ وَعِلْمَهٗ وَفَهْمَهٗ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اسْاَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاَسْتَعْدِيْكَ عَلَيْهِمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُتَّبِعِيْنَ اَمْرَهٗ۔

درمیان جو کچھ ہے اس کے لئے حجت ہوں میں تمہاری
پیدائش کے وقت سے تم پر حجت خدا ہوں میں
جزائے روز کا گواہ ہوں، میں وہ ہوں جو علم منایا
بلایا، قضایا، فصل الخطاب اور انساب کا
عالم ہوں میں نے انبیاء کی آیات کو یاد کیا ہوا ہے
میں عصا و میسم کا مالک ہوں میں وہ ہوں جس کے
بادل، رعد و بجلی، تاریکی اور روشنیاں
ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند
تابع کر دیئے گئے ہیں، میں وہ ہوں جس نے عاد، ثمود
اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا
ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل
کیا ہے، میں صاحب مدین ہوں فرعون کو میں نے
ہلاک کیا، موسیٰ کو میں نے نجات دی، میں سب کا
قرن ہوں، میں فاروق امت ہوں میں ہادی ہوں
میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن
لیا ہے، اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت
کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس کو اللہ نے
محمد کو آگاہ کیا اور اس راز کو نبی نے مجھے آگاہ کیا میں وہ
ہوں جسے میرے رب نے اپنا نام، حکم، علم اور فہم عطا کی
اے لوگو! جو کچھ چاہو پوچھ لو میرے سے پہلے مجھ سے پوچھ
لو اے اللہ میں تجھیں گواہ بناتا ہوں ان پر تیری
مدد چاہتا ہوں نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ
علیم ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اس کے امر کی اتباع کرتے ہیں۔

ریاض المصائب جدید

مصنفہ

عمدۃ الذاکرین عالیجناب

مولانا سید ریاض الحسن صاحب قبلہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ حلقہ ۲۷ لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علیھم السلام کی توہین

الاقرار بکلمۃ مختلفہ واھانۃ جمیع الملائکہ

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT OF AN ANGELS.

ریاض المصائب جدید از سید ریاض الحسن امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے کُل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابن عباسؓ نہیں ہیں، بلکہ خود علیؑ ابن ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسولؐ نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمدار کی قوت پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت سُستی ظاہر ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں علَم ان ہی جناب کے ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب ہوگا، شان اس علَم کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند اور قبضہ اس کا نقرئی ہوگا، اور وسط کا حصہ زمرد سبز کا سنان یاقوت سُرخ کی تین پھریرے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے مشرقی حصے کو گھیرے ہُوئے۔ دُوسرا مغرب میں، تیسرا خانۂ کعبہ کو اپنے سائے میں لیے ہُوئے اور اس پھریرے پر تین سطریں قلم قدرت سے لکھی ہوں گی پہلے میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، دُوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علَم کو اٹھائیں۔ جب کوئی ملک نہ اُٹھا سکے گا تو دستِ قدرت سے آواز آئے گی۔ أین أسد اللہ الغالب۔ کہاں ہیں شیرِ خدا علیؑ ابن ابی طالبؑ اس ندا کو سن کر وہ جناب مجمع محشر سے اٹھیں گے اور اس علَم کو جسے ملائکہ نہ اٹھا سکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہُوئے پھریرا سر پر تاج کی طرح لہراتا ہُوا، صراط پر سے عبور کریں گے۔ کوئی نبی مُرسل اور ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ہٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحٰن اللہ وما انا من المشرکین

(اے رسول) کہہ دو یہ میرا راستہ ہے میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو (دونوں) مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں

(یوسف ۱۰۸)

کتابِ مستطاب

اصول الشریعۃ

فی

عقائد الشیعۃ

از افاداتِ عالیہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامۃ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بکلمة غیر الکلمة الطیبة .

AN ACCEPTANCE OF SEPERATE KALIMAH.

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین نجفی العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

۳۲۲

داری اور مخالفت کو موجب ہلاکت کو نین جانتے ہیں۔ اور ان کے مقابلین کو اس منصب جلیل کا نا اہل اور مقام اہلبیت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر اثنا عشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس ہستیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسول کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اور انہی لوگوں کو اپنا دینی و دنیوی ہادی و راہنما اور آں حضرتؐ کے خلفاء اور خلق کے پیشوا مانتا ہے۔ اور بیا رعیاں راچہ بیان کا مصداق ہے مسئلہ امامت کے تمام مباحث کو با تفصیل دیکھنے کے خواہشمند ہماری کتاب "اثبات الامامت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

نواں فرق عقیدۂ افضلیت ہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیت کو تمام اُمت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار ختم الانبیاء کے سوا باقی تمام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب "احسن الفوائد" کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ وہابیہ دیگر جمہور اہل سنت کی طرح اپنے شیخین کو ائمہ طاہرینؑ سے افضل سمجھتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف خطاکار بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفاء ص۲۸ مقصد اول میں لکھتے ہیں: "ہر کہ مرتضیٰ را تفضیل دہد بر شیخین مبتدع است و مستحق تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (علیؑ) کو شیخین (ابوبکر و عمر) پر فضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔" مگر ایں جرم ہمارے کرم فرماؤں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے معتقدین داخل زمرۂ مسلمین مگر ائمہ طاہرین کو بجز ختمی مرتبتؐ دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابل گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الحاکمین۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر عام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فقط) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے بلکہ ہم کلمۂ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت اکمال دین والیوم اکملت لکم دینکم ولا یتہ کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القربیٰ ص۳۲ مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

گیارھواں فرق تقلید شخصی ہم فروع دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو مکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) خود مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر مسائل جزادر ہو اور مواقع احتیاط کو سمجھ کر اس پر عمل درآمد کرے۔ مگر فرقہ وہابیہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اسی لئے اسے غیر مقلد گروہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رد میں بڑی بڑی ضخیم کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ نذیر حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جا سکتی ہے۔
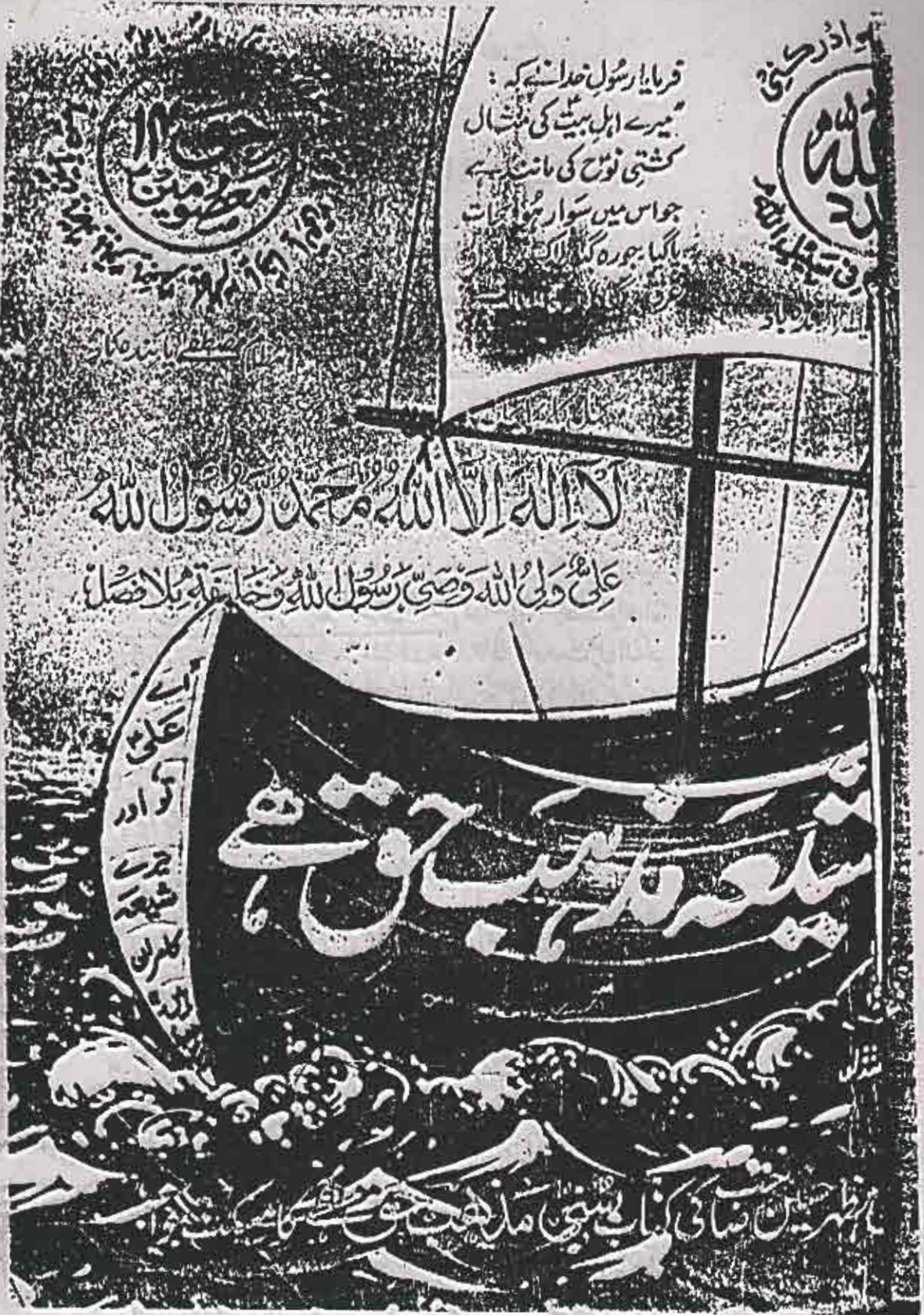
من گھڑت کلمہ کی تصریح

التصریح با الکلمۃ المخترعۃ

EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۵

توحید و رسالت کے ساتھ اقرار ولایت کو ضروری سمجھا اور یہ کہا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و
خلیفتہ بلا فصل۔

سُنّی خُلفاء کا غلبہ عارضی تھا

میں نے یہ بھی بھانپ لیا کہ سُنّی خلیفوں کا اقتدار ان کی مادی حکومتوں سے وابستہ ہے ورنہ روحانی حکومت میں ان کو کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ تسلط اور غلبہ دوسروں کے ہاتھ آ گیا۔ مگر شیعہ خلیفوں کی شان یہ ہے کہ ان کو حکومت ارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی نصیب ہے کہ آج تک دنیا میں ان کا سکہ جاری ہے۔ کروڑوں دلوں پر ان کی حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر دائمی غلبہ کو فوقیت دی۔

میں نے مغضوب علیہم کی راہ ترک کر دی

میں نے صحیح بخاری میں خاتون جنت سیدۃ النساء العالمین کی ناراضگی سُنّی خلفاء کے خلاف اس شدت سے محسوس کی کہ سیدہؑ نے ان سے تا دم وفات کلام کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر مجھے رسولؐ کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جانتا تھا کہ رسولؐ کی ناراضگی خدا کے غضب کا سبب ہے لہٰذا مجھے وہ ذی "مغضوب علیہم" کے زمرے میں نظر آئے جبکہ ہر روز نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دعا کرتا تھا کہ اے خدا مجھے سیدھی راہ پر قائم رکھ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا انعام ہوا نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے کلام ربانی کے اس دعائیہ اقتباس کی لاج رکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار
لا الہ اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں

اظهار كلمة غير كلمة المسلمين .
لا اله الا الله محمد رسول الله ليس بدليل الايمان .

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۴

مرزا حیرت نے اپنی کتاب شہادت میں صاف اعلان کیا کہ "علی سے جو محبت رکھنا ضروری کا دین و جز و ایمان کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ صوفی لوگ جوان کو ہادیٔ اسلام اور پیشوائے اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکا ہے۔

(کتاب مذکورہ صفحہ ۱۴۰-۱۳۹)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو "ایمان کل" اور خیر البریہ کے القابات سے نوازیں اور ان کی سنت کی پیروی کے جھوٹے دعویدار اُن کے بغض کو شرط ایمان کہیں اور اُن سے دشمنی کو اہل السنت کی شرط قرار دیں۔ میرے ضمیر نے "ایمان کل" کو پسند کیا اور اہل السنت کو چھوڑ دینے پر شدید دباؤ ڈالا۔ لہذا میں نے اختیار ایمان پر ایمان لے آیا۔ اور نفاق کے بت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل"

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے

میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو منافق قرار دے دیا اور دور حاضر میں احمدی اس کلمہ گوئی کے باوجود کافر ہیں لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو۔ لہذا قرآن میں "الکلمۃ طیبہ" میرے لئے رہنما بنا کہ کلمہ جمع ہے اور تین سے کم پر جمع کا اطلاق نہیں لہذا طیب کلمات تین ہوں گے پس

محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة الشهادتين المحرفة .

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۱۱

علیؑ ولی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے"

پس جب احادیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم امر تحریراً و تقریراً ثابت ہے کہ توحید و رسالتؐ کے ساتھ علیؑ کی امامت خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوٹی بنایا گیا اور ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح کی روایات کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔

ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی پہچان لا الہ الا اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے ہوتی ہے اور مومن و منافق میں تمیز علی ولی اللہ سے ہوتی ہے۔

پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو لگتی ہے کہ اقرار ولایت علویہ، کے بعد منافقت کا قلع قمع از خود ہو جاتا ہے لہٰذا کوئی معتقد ولایت یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے بعد کوئی دوسرا نبی آ سکے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ دبے الفاظ میں کہتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا" مگر کچھ سال بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول "، کہنے والے نص خاتم النبیین کی پرواہ کئے بغیر غلام احمد جیسے سنی عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لا کر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمة الطیبة واعلان کلمة الشیعیة المخترعة

DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION OF SELF MADE KALIMAH.

سلاح اعظم ناشر سلاح اعظم اکیڈمی خوشاب

۱۳۷

مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔ فرمایا جس کا میں مولا ہوا کرتا تھا اس کا حیدر کرار مولا ہے۔

جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ کہا تو آواز قدرت آئی میرے محبوب!

ایسے نہیں کچھ ہاتھوں سے بھی کر کے دکھا مسند ابو طیالسی سے پڑھتا ہوں، ص۲۳ سے پڑھتا ہوں، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے تبرکات کا صندوق منگایا کھول کر اس سے ایک پگڑی نکالی عَنْ عَلِیٍّ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ غدیر خم پر رسولِ خدا میرے سر پر پگڑی کے پیچ آپ باندھ رہے تھے جب آخری پیچ باندھ رہے تھے تو عرشِ اعظم سے آواز آئی اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نعمت پوری کر دی لا تو خدا کے بندے! اِلَّا اللّٰهُ دین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی دین ہے مگر کامل تب ہوتا ہے جب عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ آجائے ورنہ کامل نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو تم کہتے ہو، میں کہتا ہوں جھگڑا کیا پتہ کر لو کہ حضورؐ کس معنی میں مولا ہیں جس معنی میں حضورؐ مولا ہوتے اسی معنی میں علیؑ بھی مولا ہوں گے۔ بخاری شریف ص ــــ پہلی جلد ــــ صفحہ نمبر ۳۲۳ ــــ

حضرت ابوہریرہ راوی۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔

جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا، لوگ آتے کہ یا رسول اللہ! آپ اس کا جنازہ

کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی الکلمة الطیبة .

AN ACCEPTANCE OF ALTERATION IN THE KALIMAH TAYYABA.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

جلاء العیون ج۱ — ۵۷ — جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیلؑ کا خریدنا

چاہیئے قلعہ مرجان تھے۔ فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے مال کے ساتھ اسے بھی رکھ دے۔ تیرا مال اس سے زیادہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہؑ کے بارے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے وہ خدا کی کنیز خاص ہے اس کا اختیار اسی کے دست قدرت میں ہے جسے چاہے دے۔ بہرکیف یہ عقد جناب فاطمہؑ کا علیؑ ابن ابیطالب کے ساتھ ہوا۔ اولاً آسمان پر حکم خدا سے پہلی یا چھٹی ذی الحجہ کو ۲ھ ہجری میں زمین پر واقع ہوا۔

محمود فرشتہ کا آنا

منقول ہے کہ رسولِ خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے چوبیس منہ تھے۔ حضرت نے فرمایا اے اخی جبرئیل میں نے کبھی اس ہیئت سے تم کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں جبرئیلؑ نہیں ہوں میرا نام محمودؑ ہے۔ مجھے خداوند عالم نے بھیجا ہے کہ آپ کو اس کا پیام پہنچاؤں وہ یہ ہے کہ آپ ایک نور کو دوسرے نور کے ساتھ تزویج کر دیں۔ پوچھا کس کو کس کے ساتھ کہا ارشاد خدا ہے کہ ہم نے تو آسمان پر علیؑ کا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دیا ہے اب آپ بھی زمین پر دونوں کا عقد کر دیجئے فرمایا سمعاً وطاعةً بسر و چشم مجھے منظور ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ پیام پہنچا کے چلا تو آپ نے دیکھا کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِهٖ رسول خدا نے پوچھا کب سے یہ تمہارے شانوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا چوبیس ہزار برس قبل آدمؑ کے۔

عقد جناب سیدہ سلام علیہا

رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو بلا بھیجا۔ جب آئے فرمایا اے علیؑ مجھے خدا کی جانب سے حکم ہوا ہے کہ تمہارا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دوں۔ اے علیؑ! مہر کے لئے تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک اسپ ایک شتر آب کش اور ایک تلوار اور ایک زرہ ہے۔ فرمایا اسپ و تیغ جہاد کے لئے تمہارے واسطے ضروری ہے اور شتر آب کش کی بھی ہمیشہ حاجت ہے مگر زرہ کی تمہارے ایسے شجاع کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا بغیر زرہ کے بھی تم دشمنوں پر غالب رہو گے۔ اسے جا کر بیچ کے قیمت لے آؤ کہ جہیز فاطمہؑ کا سامان کیا جائے۔

جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیلؑ کا خریدنا

جب جناب امیرؑ زرہ لے کر بازار کی طرف چلے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس

---

[۱] بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۳

ہاتھی کے دانت
از قلم

علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

الا ستعانة بعلی لیس بشرک بل ھی سنة خا تم الا نبیا ء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A POLYTHEISM BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور جلد دوم از عبد الکریم مشتاق

۴۱

نہ درود کا تحریر کرنا تو "ص" ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ کو لکھنا ضروری نہیں رہتا حضرت جی! اور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا جملہ ہمارے نزدیک ادھورا ہے۔ ہم ادھورا درود تحریر و تکلم کر کے ناراضگی رسولؐ مول لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر دُم کٹا درود نہ بھیجا کرو۔ پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت ہے جب آپؐ کا نام نامی لیا جائے۔ تاہم اگر سرکار کے اسم گرامی کے بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے میں کسی جگہ سہو کیا ہے تو ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ سے اس کی معافی مانگتے ہیں۔ برادر عزیز! اگر خدائی عہدیداروں کے اقتدار و اختیار کو مان لینا، اللہ کے اقتدار اعلیٰ سے اس کی عملاً معطلی ہے تو یہ انداز فکر اور روش فہم انتہائی گھٹیا ہیں۔ خدائے قدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہل کاروں کی ہدایات کے مطابق اس کے قوانین کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم اعلیٰ کی اطاعت کا زبانی دعویٰ کیا جائے۔

مفوضہ کے بارے میں جو اشارہ فاضل مجیب نے کیا ہے احقر نے اپنی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" میں اس کا جواب دے دیا ہے۔ باقی دشمن کے حملے یا مرض میں تو "یا علی مدد" کہہ کر رزق، اولاد، صحت، فتح حاجت برآری مولا مشکل کشا سے چاہوں گا میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علیؑ سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیاؑ ما سبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاؐ ہے

ادیانِ عالم اور فرقہ ہائے اسلام
دہریت
تعدیدیت
انسانیت
فطریت
مُصنّف سید علی حیدر نقوی
بی۔اے

شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

اعلان صریح لکلمة الشیعة غیرالکلمة الطیبة .

DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA OF SHIA RELIGION.

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نقوی

بہرحال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تعلق عقیدے سے ہے ورنہ کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیرمسلم قرار دیدیا گیا کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں چنانچہ ایک صحیح اور سچے مسلمان کے لئے تین شرطیں ہیں۔

۱۔ عقیدے کا زبان سے اقرار کیا جائے۔

۲۔ عقیدے کے اصولوں کو دل سے مانا جائے۔

۳۔ عقیدے کے مطابق عمل اختیار کیا جائے۔

شیعہ اور سُنّی کلمہ میں فرق

شیعہ کلمہ	سُنّی کلمہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی یکتائی اور محمد مصطفےٰ کی رسالت کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا نائب بلا شرکت غیرے خلیفۂ رسولؐ ہیں (کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت مسلمہ شرعی اور دینی عہدہ ہے اور حکومت نہیں) اس طرح اس کلمہ میں رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہے۔ اہلسنت کے امام فقہ شافعی فرماتے ہیں (بحوالہ ینابیع المودۃ ص۸۱)

علی حبہ جنہ ۔ قسیم النار والجنۃ

وصی مصطفےٰ حقا ۔ امام الانس والجنۃ

فرمایا رسول خدا نے
"میرے اہل بیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے
اس میں سوار ہو نجات
پا گیا جو رہ گیا
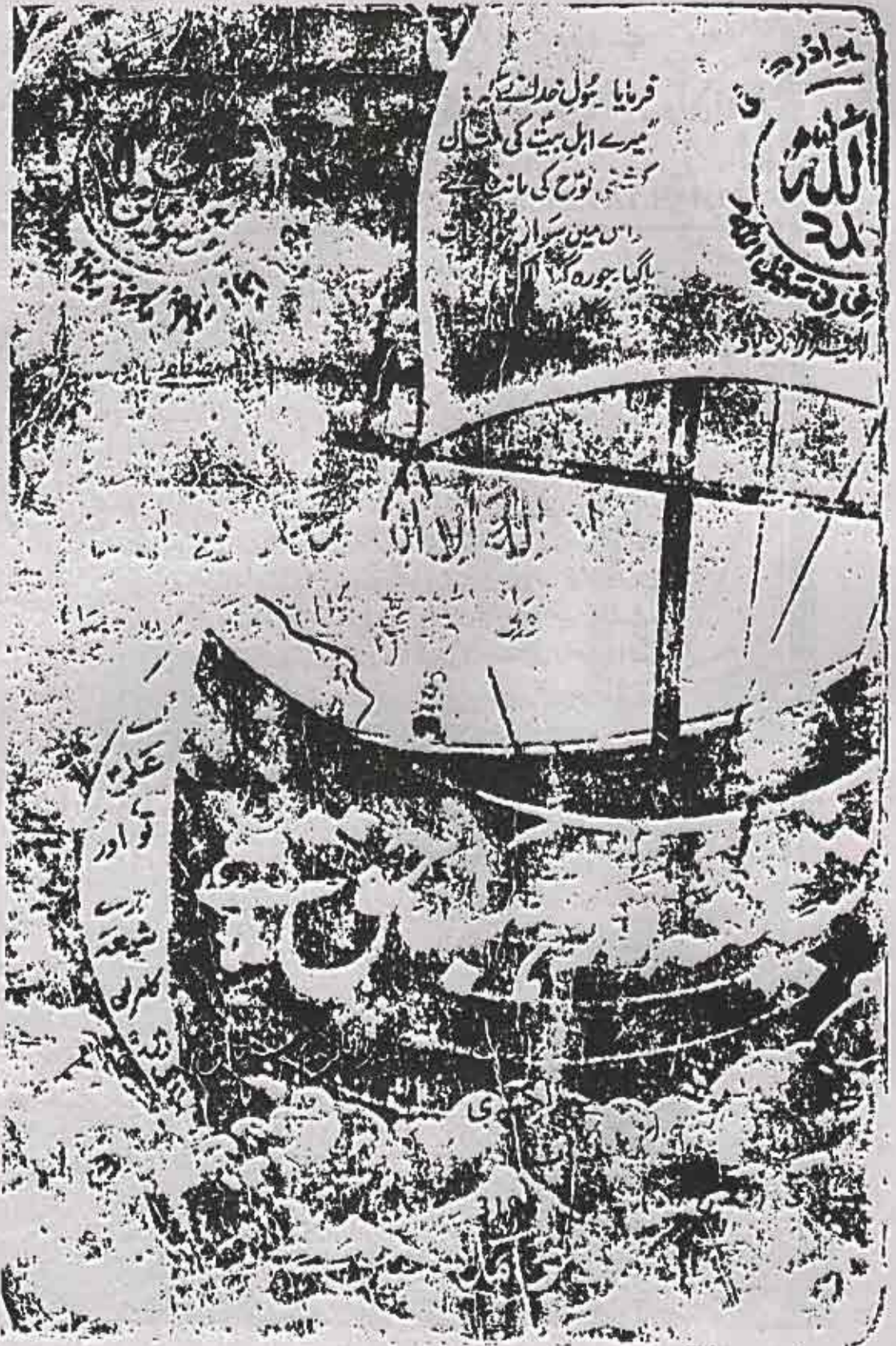
2- علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے

الکلمة الطیبة قول مردود بغیر (الکفر الواضح) بغیر علی ولی اللہ

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

رسولؐ کے روبرو کلمہ پڑھنا بھی دلیل ایمان نہیں

لہٰذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۸۴

کہہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورۂ منافقون میں خداوند ذوالجلال والاکرام نے اس کلمے کا اقرار حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمان ہونے کی دلیل نہیں مانا پس شیعہ نے توحید و رسالت کے ساتھ حب و ولایت علیؑ کے اقرار کو شرطِ ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے عقیدہ ہے۔ کہ کلمہ مستند و مقبول ہو جاتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود ہونے سے قطعی طور پر محفوظ رہتا ہرگز یہ خدشہ نہیں رہتا کہ یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ امیر المومنینؑ کی ولایت و خلافت کا اقرار اس لئے ضروری ہے۔ یہ حکم کتاب و سنت سے براہین واضحہ سے ثابت ہے۔ میں یہ مفصل اثبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں پیش کر چکا ہوں اقرار ولایت علیؑ کو کتب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر جزو ایمان ثابت کر چکا ہوں۔

دو ٹوک فیصلہ

اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی صاحب کے اعتراف ہی کی اساس پر دو ٹوک فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی نے اپنی زیر بحث کتاب کے صفحہ ۲۹۱ پر لکھا ہے کہ "ان (علی) کی محبت کو ہم جزو ایمان تسلیم کرتے ہیں" یعنی جب تک "ولایت علیؑ" تسلیم نہ کی جائے ایمان کا جزو دائرہ سے جدا رہتا ہے اور ولایت علیؑ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولایت علیؑ" فی الواقع اہل سنت کے نزدیک ایمان کا جزو ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جزو کو شامل نہ کیا جائے گا ایمان اپنے جزو سے محروم رہ کر کامل نہیں بلکہ ادھورا رہے گا۔ واضح ہو کہ اکثر اہلسنت "ولایت" کا مطلب محبت ہی لیتے ہیں۔ لیں اگر کلمہ پڑھنے کا مقصد اظہار ایمان ہے تو پھر ضروری ہوگا کہ مکمل ایمان لایا جائے

تاریخ اسلام
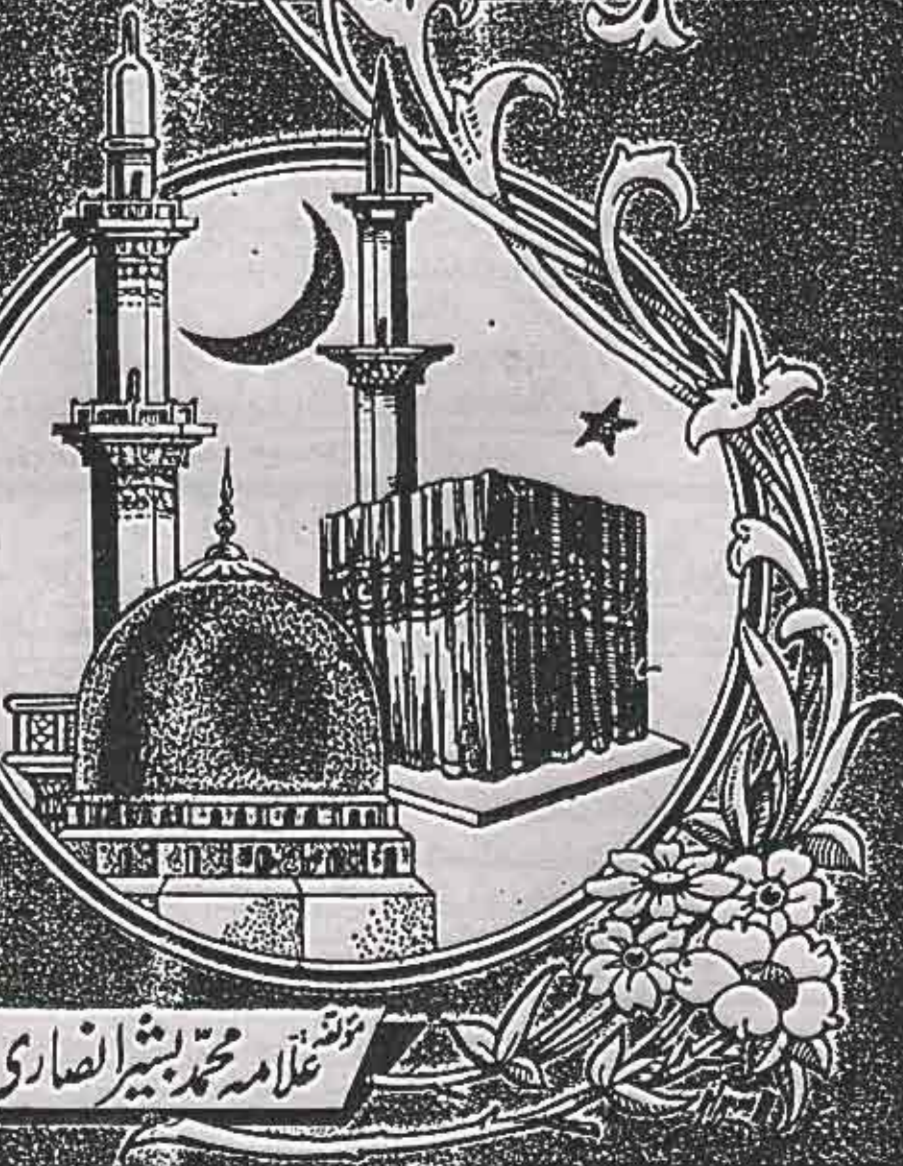
مؤلفہ علامہ محمد بشیر انصاری

ناشر: شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس بلوے روڈ۔ لاہور

خدا جب راضی ہوتا ہے فارسی میں باتیں کرتا ہے خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے

اذا كان الله راضيا يتكلم باللغة الفارسية

و اذا كان غاضبا يتكلم باللغة العربية.

WHEN GOD BECOMES HAPPY HE TALKS IN PERSIAN
WHEN HE BECOMES ANNOYED TALKS IN ARABIC.

۱۶۳

[ر]وایات صفحہ ۹۰ ۳ و تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ و جواہر البیان جلد ۲ [...] و دیاب التاویل جلد ۶ صفحہ ۵۰ ۲ و مسند امام حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۷ میں مرقوم ہے کہ جب سورۂ جمعہ نازل [ہوئی] اور آنحضرت اس آیت پر پہنچے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی اور دوسرے وہ لوگ جو عرب کے علاوہ ہیں [تو ص]حابہ کرام نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ قوم جو عرب کے علاوہ اس دین کو قبول کرے گی اور عرب جلد ہی [ان سے مل] جائے گی وہ کونسی قوم ہے تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اور [ان کی] قوم فارسی یعنی ایرانی ہیں۔ اور فرمایا کہ اگر ایمان زمین سے اٹھ کر ستارۂ ثریا میں چلا جاتا تو بھی یہ قوم [و]ہاں پہنچ کے لے آتی۔

ان آیات اور احادیث متفق علیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی کی قوم کے لئے آنحضرت نے بار بار پیش گوئی فرمائی ہے اور دین و ایمان و علوم کے لئے دور ہو جانے کی صورت میں ایرانی قوم کو ان چیزوں کے واپس لے آنے کی قابلیت و صلاحیت کا حامل قرار دیا ہے۔

فارسی زبان کی شان۔

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان بروسوی طبع استنبول جلد دہم صفحہ ۴۰۰ قسطنطنیہ میں مرقوم ہے۔

انصار مدینہ

وہ چار سو علماء جن کو ملک تبع نے مدینہ میں آباد کیا تھا کہ آنحضرت کی تشریف آوری کا انتظار کریں جن کا ذکر مفصل اس جلد دوم میں آئے گا ان علماء کی اولاد مدینہ میں آباد ہوئی اور یہ آنحضرت کی نصرت و مدد کے انتظار میں ایک ہزار سال سے آنکھیں لگائے رہے۔ ان ہی میں سے ابو ایوب انصاری صحابی رسول ہیں اور ان ہی کے دادا نجار کی بیٹی بی بی سلمیٰ سے جناب رسالت مآب کے دادا ہاشم کا نکاح ہوا جس سے شیبۃ الحمد یعنی عبدالمطلب پیدا ہوئے۔ ابو ایوب انصاری آنحضرت کے ننھیالی رشتہ دار ہیں۔ اور اسی رشتہ کی وجہ سے آنحضرت کو مدینہ بہت پسند تھا۔ کیونکہ اس خاندان نے حضور کی نصرت کے انتظار میں ایک ہزار سال گزارے اور پھر اپنے ارادہ نصرت کو پورا کر دکھایا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

غریق تقصیر

محمد بشیر

اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بداء میں اہلسنت کی طرف سے شیعوں پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے

از قلم تحقیقت رقم

شیر پاکستان خادم مذھب علی شاہ مرداں

وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

خدا کی طرف بدا کی نسبت اور کذب باری تعالیٰ کا اعلان

نسبة البدا الی اللہ و اعلان کذب اللہ سبحانہ .

GOD TELLS A LIE (ACCORDING TO SHIATE BELIEF OF BIDA.

رسالہ علی ولی اللہ کلمہ اور اذان میں مسلہ بدا 79 تالیف شیر پاکستان غلام حسین نجفی لاہور

تفسیر مظہری کی عبارۃ | ذھب من قومہ مغاضباً لربہ اذ کشف من قومہ العذاب بعدما اُوعدھو وکرہ ان یکون بین قوم

جربوا علیہ الخلف فیما وعدھو الخ

جناب یونس رب تعالیٰ سے غضب ناک ہو کر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے جب انکو معلوم ہوا کہ قوم سے عذاب ٹل گیا ہے اور میرا وعدہ غلط ہو گیا ہے۔ اور اس قوم میں رہنا یونس نبی نے ناپسند کیا کہ جس نے انکی وعدہ خلافی کا تجربہ کر لیا۔

منکرین نے بدا مولانا صاحبان کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص نے کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے تین عدد آیات قرآنی صحت بدا کے لئے پیش کی ہیں اور تمام اہل سنت علماء کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دی ہے کہ وہ ان آیات کے بارے تحقیق فرما دیں۔ جس مطلب کو یہ آیات قرآنی روشن کرتی ہیں ہم شیعہ مذہب والے اسی مطلب کو بدا کہتے ہیں۔ اور کچھ ملاؤں جوا ولاد ملاں ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹے الزامات بنا کر ہمارے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے ہم ان بنو امیہ کے کنتول پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انکی غلط بیانی سے نہ ہی ہمارا کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی ابوبکر اور عمر کی جھوٹی خلافت کی ہلتی ہوئی چولوں کو بچا سکتی ہے۔

ہم قوم معاویہ خیل کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ کراچی سے لے کر درہ خیبر تک اگر کوئی دیوبندی مولانا ہمارے ساتھ اس مسئلہ بیدا میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے تو ہم ہر وقت حاضر ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنف
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ
لاہور
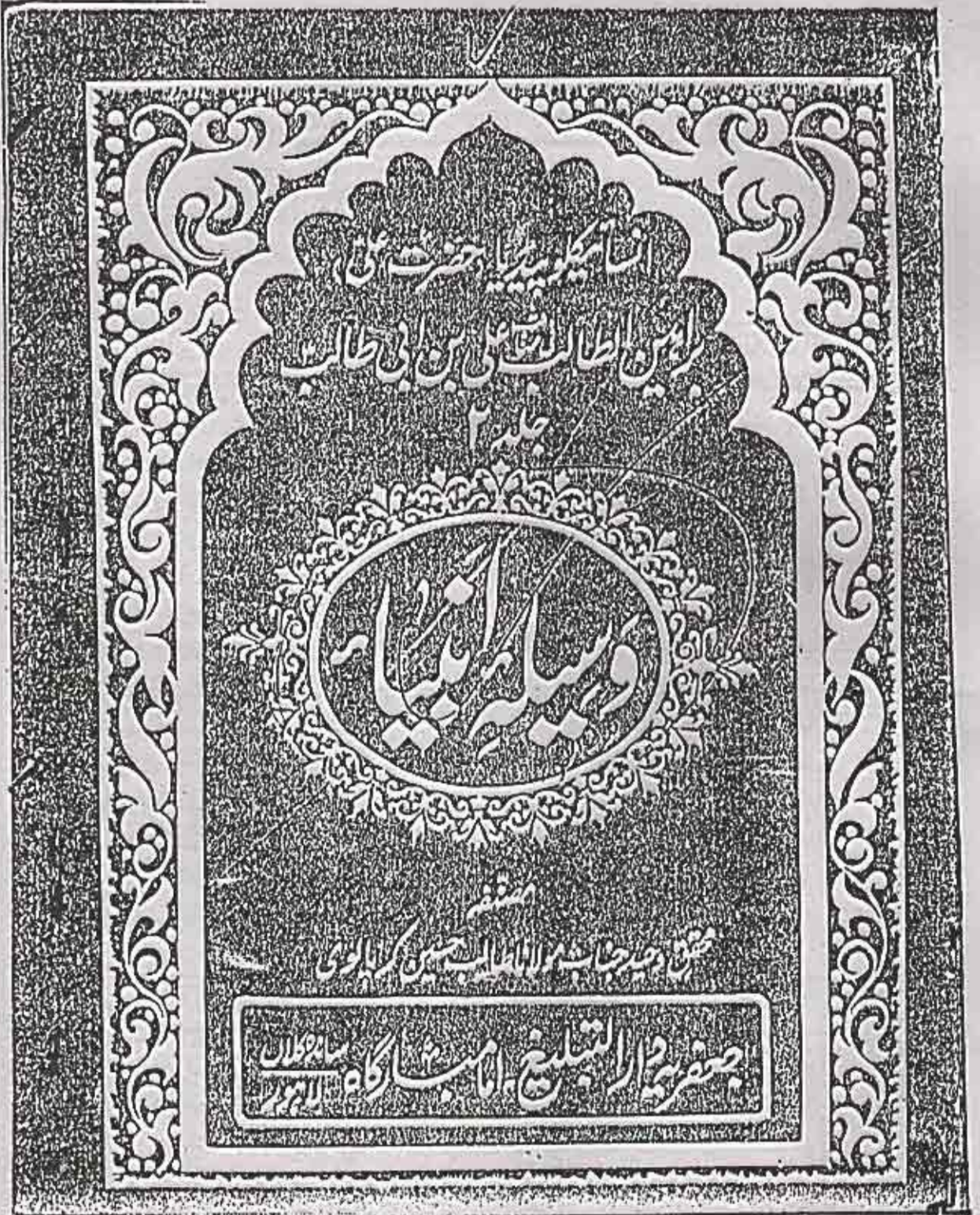
ایمان اسی کا مکمل ہے جو تین جز والے کلمے کا اقرار کرتا ہے

لایثبت الایمان الا لمن یقر بالکلمة ذات أجزاء الثلاثة

A FAITH ON THREE PARTS OF THE KALIMAH TAYYABA MEANS COMPLETION OF "EEMAAN"

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

۱۷۹

اپنی کتاب کا علم نہیں رکھتا تھا کس قدر جہالت کی دلیل ہے۔

آیات اور روایات میثاق سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم سب نبیوں کے سردار اور ان کی کتب کے عالم ہیں۔ اگر نور کے ایک حصے کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ انبیاء سابقہ کی کتب و صحائف کا عالم ہے تو اس نور کے دوسرے حصے کا ضرور یہ اعلان ہونا چاہیئے کہ اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کے لئے ان کی تورات کے مطابق اور انجیل والوں کے لئے ان کی انجیل کے مطابق اور زبور والوں کے لئے ان کی زبور کے مطابق اور قرآن والوں کے لئے ان کے قرآن کے مطابق فیصلہ کروں (مناقب خوارزمی ص۵۵، مقتل خوارزمی ص۴۲۔ الفاصل ص۳، شرح مقاصد ص۲۳۱، جلد ۲، مطالب السؤل ص۲۶، ینابیع ص۷۵ سطر آخر، کوکب دری ص۲۹۸ مودۃ القربیٰ ص۱۲۱ سطر ۳)

لتنصرنہ ۔ اس جملے میں تمام انبیاء علیہم السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ حضور اکرم کے ظاہری زمانے میں کوئی بھی نبی نہیں تھا سب آپ سے پہلے تشریف لائے اور اپنے فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو نعوذ باللہ خدا نے سچ نہیں فرمایا یا وہ وقت تلاش کیا جائے جس وقت یہ انبیاء آئے یا آئیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی نصرت کریں گے۔ واقعی یہ مشکل مقام ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رسول اللہ کے در پر جائیں اور ان کے نور کے شرکاء آئمہ علیہم السلام سے دریافت کریں اور جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ واقعی انبیاء نے حضور اکرم کا ظاہری زمانہ نہیں پایا، لہٰذا قیامت سے پہلے یہ سارے ہی دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور حضور اکرم کے وصی کی اعانت کرکے خدا کے وعدے کو پورا کریں گے۔

اقررتم ۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید، حضور اکرم کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہٰذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزا کا اقرار کرتا ہوگا۔

یوم میثاق خدا کی توحید، حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا ارواح انبیاء نے اقرار کیا لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے ساتھ ساتھ اس وقت حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے۔

ان روایات سے واضح ہوا کہ تمام انبیاء نے حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا لہٰذا حضرت علیؑ ان سے

دوسرا باب

شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

الباب الثانی

الشّیعةُ و عقیدةُ تحریفِ القرآنِ الکریمِ

Chapter II

The Shias and the belief of the perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

ترجمہ

اصول کافی جلد دوم

جنت البقیع

ماضی

حال

حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
امروہوی
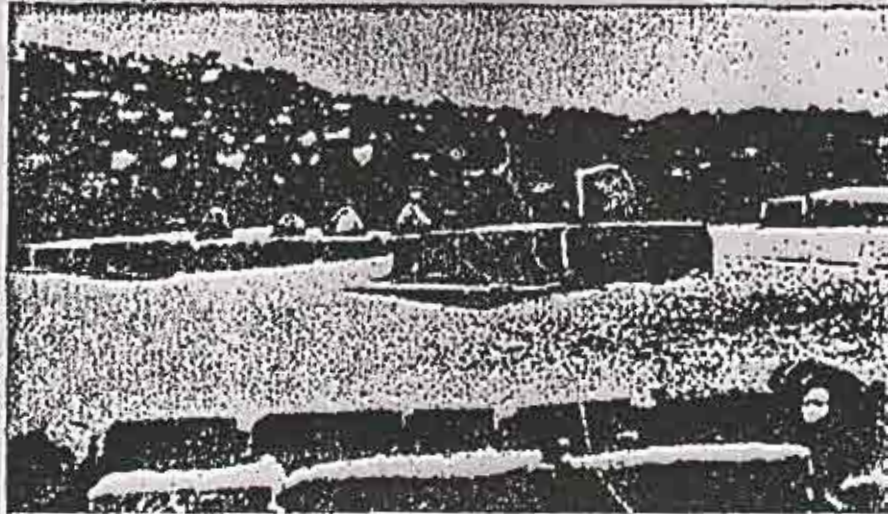
اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ عقیدہ الاثنا عشریہ

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم — ۶۱۶ — فضل القرآن

لو يشعر بذلك فقال سبحان الله ذلك من الشيطان ما بهذا نعتوا انما هو اللين والرقة والدمعة والوجل۔

ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں۔ تو ان کو خبر نہ ہو۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرمی طبیعت رقت قلب۔ اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیئے۔

★ عبداللہ بن الحکم نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

۱۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام اقرء القرآن فی لیلة قال لا یعجبنی ان تقرأه فی اقل من شهر۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں، کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عن علی بن ابی حمزة قال دخلت علی ابی عبد الله فقال له ابو بصیر جعلت فداك اقرأ القرآن فی شهر رمضان فی لیلة فقال لا قال ففی لیلتین قال لا قال ففی ثلاث قال ها واشار بیده ثم قال یا ابا محمد ان لرمضان حقا وحرمة لا یشبهه شیء من الشهور وکان اصحاب محمد یقرأ احدهم القرآن فی شهر او اقل ان القرآن لا یقرأ هذرمة ولکن یرتل ترتیلا واذا مررت بآیة فیها ذکر الجنة فقف عندها وتعوذ بالله من النار۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا، کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں۔ فرمایا نہیں، انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں لو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا پر حق ہے۔ اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کسی کی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم ہیں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له فی کم اقرء القرآن فقال اقرءه خمسا او اسباعا اما ان عندی مصحفا مجزّی اربعة عشر جزءا۔

راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن کو ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے تا کہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں، ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

قرآن الٰہی بمقابل قرآن شیعت

قرآن اللہ و فی مقابلۃ قرآن الشیعۃ

THE COMPARISON BETWEEN THE HOLY QURAN AND SHIA QURAN.
(WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI AND WILL BE BROUGHT BY IMAM GHAIB NEAR QIYAMAH)

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ چھلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے آپ نے فدا آمدلہجہ میں کہا میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ابھی اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوں گے اور قیامت تک جو ہوتے رہیں گے ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ؑ يَقُولُ: تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَ ذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع). قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكِ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ دہریہ مثل عباس وغیرہ ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

توراۃ، زبور، انجیل، صحف ابراہیمی اور مصحف فاطمہؓ کی قرآن مجید پر فضیلت

تفضیل التوراۃ و الانجیل و الزبور و مصحف ابراھیم و مصحف فاطمہ علی القرآن عند الشیعۃ .

SUPERIORITY OF DIVINE BOOKS HOLY TEXTS AND MUSHAF - E FAITMA OVER HOLY QURAN (THE LAST AND COMPLETE DIVINE BOOK WHICH WAS REVEALED ON PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الشافی ترجمہ اصول الکافی جلد دوم ترجمہ مفسر قرآن سید ظفر حسن نقوی ناشر ظفر شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸، طبع ۱۹۸۸ء

کتاب الحجۃ ۱۲۴ الشافی ۲

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ، وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَرُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ، وَ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَحْمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں درّہ (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولیگا اس کو صاحب السیف (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابن یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی بھلائی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم

انه لم يجمع القران الا الائمة وانهم يعلمون علمه كله

NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—۲۲۸— كتاب الحجّة ج۱

فقلت كما كان يقول في سجوده ، ثمّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله [۱] ما رأينا قسّاً ولاجاثليقاً أفصح لهجة منه به[۲] ثمّ فسّره لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده : «أتراك معذّبي وقد أظمأت لك هواجري[۳] ، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب وجهي ، أتراك معذّبي وقد اجتنبت لك المعاصي ، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي» قال : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فانّي غير معذّبك ، قال : فقال : إن قلت : لا أعذّبك ثمّ عذّبتني ماذا ؟ ألست عبدك وأنت ربّي ؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك ، فانّي غير معذّبك ، إنّي إذا وعدت وعداً وفيت به .

﴿ باب ﴾

☆(انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم ☆
☆(يعلمون علمه كله)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : ما ادّعى أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما اُنزل إلّا كذّاب ، وماجمعه وحفظه كما نزّله الله تعالى إلّا عليّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام .

۲ ـ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن الحسن ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان عن المنخّل[۴] ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : ما يستطيع أحدٌ أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء[۵] .

(۱) اندفع فيه اى شرع . و « فلا والله » في بعض النسخ [فوالله] .
(۲) القس بالفتح رئيس النصارى في العلم كالقسيس . والجاثليق يكون فوقه و يطلق على قاضيهم . (في) .
(۳) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس في بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر . (في)
(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء . (آت)
(٥) قوله عليه السلام : « ان عنده القرآن كله الخ » الجملة وإن كانت ظاهرة في انه القرآن و مشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادى و معانيه المستبطنة على الفهم العادى وكذا قوله في الرواية السابقة : « وماجمعه وحفظه الخ » حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائى) .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة
تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں ردوبدل

التحریف المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر (نعوذ باللہ)

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE JUSTIFICATION OF SODOMY

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ٧   في السنة في عقود النكاح وزفاف النساء وآداب الخلوة والجماع   ٤١٥

علي بن يقطين وموسى بن عبد الملك عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احلتها آية من كتاب الله عز وجل قول لوط: ﴿ هؤلاء بناتي هن اطهر لكم ﴾ (١) وقد علم انهم لا يريدون الفرج .

﴿ ١٦٦٠ ﴾ ٣٢ — وعنه عن معمر بن خلاد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ قلت: انه بلغني ان اهل المدينة لا يرون به بأساً فقال: ان اليهود كانت تقول إذا اتى الرجل المرأة في خلفها خرج الولد احول فأنزل الله عز وجل: ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ من خلف أو قدام خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

﴿ ١٦٦١ ﴾ ٣٣ — وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال: سألت ابا عبدالله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كلف مملوكه ما لا يطيق فليبعه ثم نظر في وجوه اهل البيت ثم اصغى إلي فقال: لا بأس به.

﴿ ١٦٦٢ ﴾ ٣٤ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبدالله بن ابي يعفور قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال: لا بأس به .

﴿ ١٦٦٣ ﴾ ٣٥ — وعنه عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان يقول: قلت للرضا عليه السلام: ان رجلا من مواليك أمرني ان اسألك عن مسألة فهابك واستحى منك أن يسألك قال: ما هي قال: قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها ؟ قال:

---

(١) سورة هود الآية : ٨٧

- ١٦٦٠ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤

- ١٦٦١ - ١٦٦٢ - ١٦٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٣ واخرج الثالث الكليني في الكافي ج ٢ ص ٦٩

یا فتاح ‏— یا نصیر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام وسعی بلاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی ومشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو دلشاد ... سٹریٹ کرشن نگر لاہور

قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نعوذ باللہ)

فِي سُنْبُلِهٖ ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اسکی بال میں رہنے دینا ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تعبیر سے کوئی تعلق نہ تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہل مصر نے فائدہ اٹھایا بلکہ تمام اہل عالم کو ایسا قاعدہ معلوم ہوا جس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ جس غلہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہو اسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اس کو اسکی بال میں رکھا جائے ۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجربہ کار وں سے پوچھئے ۱۲۰

۲ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ یعنی یَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا (جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں) حضرت نے فرمایا ۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑینگے آیا خمر نچوڑینگے اس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین پھر میں اسے کیونکر پڑھوں ؟ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمائی ہے ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یُعْصَرُوْنَ یعنی یُعْصَرُوْنَ کو مجہول بتلایا جس کے معنی میں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائیگا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا) قول مترجم ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفا کی خاطر یُعْصَرُوْنَ کو یَعْصِرُوْنَ سے بدلکر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدلکر لوگوں کیلئے انکے کرتوت کی معرفت اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم انکو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم نہ کرو ان جہاں کو اصل حال سے مطلع کر دو ۔ قرآن مجید کو اسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور انہی کے وقت میں لتعالےٰ پڑھا جائیگا ۱۲ ✦ ✦

وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ
ت دبلی پتلی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپیٹے

اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں (کہ تعبیر بتلانیوالے ایسے ہوتے ہیں)

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ
کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہوگے پس جیسے تم اس کھیتی کو کاٹو

هُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾
ں تھوڑے سے غلہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں ہی میں

تِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
راس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اس تھوڑ

لْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا
بیج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا

وْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ

اثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ
ب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے ۔ بادشاہ نے

ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ
حکم دیا کہ تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

ع ۶

منزل ۳

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً

لمنتہ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام وحلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوی سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا ومقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

توہین قرآن کریم

اہانة القرآن الکریم ۔

INSULT OF HOLY QURAN.

باب ساتواں بیانمیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ کے

ہرگاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورۂ آل عمران زعفران و گلاب سے لکھ کر عورت باندھے حمل رہے گا سورۂ فجر گیارہ مرتبہ پڑھ کے آلہ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے اللہ تعالٰی فرزند عطا کریگا جو عورت سات دن روزہ رکھے اور وقت افطار اکیس مرتبہ المصور پانی پر پڑھ کر پئے فرزند نیک صورت کی حاملہ ہوگی مہج الدعوات میں وارد ہے ہرگاہ چاہے بیٹی نہ ہو بیٹا ہو پس جب حمل کے چار مہینے گذر جاویں رو بقبلہ ہو کر شکم پر عورت حاملہ کے ہاتھ رکھے اور کہے اللّٰھم انی قد سمیتہ محمدا پس جب بیٹا پیدا ہو نام اس کا محمد رکھے ہرگاہ سورۂ بینہ لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ پئے تو حمل اس کا سلامت رہے گا ہر آفت اور گرنے سے ہرگاہ کسی عورت کا حمل گر پڑتا ہو پس شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پر پھرائے اور انیس بار المبدئ کہے اور جس بار کی ابتدا میں اگر چھپن بار یہی اسم مبارک کہے تو جلد باسانی ہوگا ہرگاہ یہ آیت پوست آہو پر لکھ کر حاملہ باندھے ابتدائے حمل سے چالیس دن پاس اس کے نیچے پھر کھول رکھے اور پھر نویں مہینہ کے شروع سے باندھ لے سب آفات سے وہ فرزند محفوظ رہے گا وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر واتیناہ اھلہ ومثلھم معھم رحمة من عندنا وذکری للعابدین اگر عورت حاملہ ہر گاہ سورۂ ذاریات یا واقعہ یا انشقاق لکھ کر اپنے پاس رکھے وضع حمل باسانی ہوگا اگر عورت کے فرزند نہ ہوتا ہو بمشک و زعفران لکھ کر بازوئے راست پر عورت باندھے بحکم خدا حمل رہے گا علی علی علی علی علی علی لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ الا الا الا الا الا الا اھیا اسراھیا یا ردمت یا قدوس بعزتک یا عزیز بقدرتک یا قدوس بجبروتک یا جبار بعظمتک یا عظیم بمنک یا منان بجلالک یا حلیم بحلمک یا علیم بمغفرتک یا غفار برحمتک یا ارحم الراحمین بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین یہ شکل لکھ کر ران راست میں حاملہ کے باندھیں باسانی

مِفتاحُ القرآن

المعروف بہ

دیباچہ مقبول ترجمہ

شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت

ثبوت عقیدۃ الشیعۃ فی تحریف القرآن .

A PROOF OF SHIA'S BELIEF IN TAMPREING WITH OR ALTERATION IN THE QURAN

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ اول ترجمہ   ۸

تمہارے بعد ہوں گے میری بیعت قبول فرمالی۔

اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ میرے شرکا جو آپ کے بعد ہوں گے کون ہوں گے؟ فرمایا کہ وہی ہیں جن کو خدا نے تمہارے ساتھ اپنی ذات ... اور مجھ سے (وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ) خاص اطاعت میں ملا دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (دیکھو سورہ نساء پ ۵ آیت نمبر ۲ع ۲ ترجمہ مقبول) ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس رسول اور اُن صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔

اس پر میں نے عرض کی کہ آنحضرت وہ کون کون ہیں؟ فرمایا وہ میرے اوصیاء ہیں جن کا سلسلہ اس وقت تک رہیگا جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص اُن کو چھوڑ دے گا اُن کا کوئی نقصان نہ کریگا اس لئے کہ وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن اُن کے ساتھ رہیگا۔ نہ قرآن اُن کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے۔ اُنہیں کے ذریعہ سے میری اُمت کی نصرت کی جائے گی اور اُنہی کے ذریعہ سے اُن کو بارش میسر آیا کریگی۔ اور اُنہی کی وجہ سے اُن سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور اُنہی کے سبب سے اُن کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اُن سب کے نام تو بتا دیجئے۔ اس پر فرمایا کہ اول تو ان میں سے تم ہو پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست اقدس جناب امام حسن علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا پھر یہ میرا بیٹا۔ اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہوگا جس کا نام علی ہوگا اور قریب ہے کہ وہ تمہارے ہی زمانہ حیات میں پیدا ہو جائے تو اس سے میرا اسلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرت نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ تک پہنچا دیا۔ سلیم ابن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے بھی اُن کے نام سنا دیجئے۔ اُس وقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ اے خاندانِ ہلال کے شخص مہدیٔ اُمت محمد انہی میں سے ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح معمور فرما دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ خدا کی قسم میں اُن سب لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے مابین اُس سے بیعت کریں گے اور میں اُن کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں اور اُن کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔

کافی میں باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام آدمیوں میں سے جو شخص بھی اس کا مدعی ہو کہ میں نے تمام قرآن جیسا کہ جس شان سے وہ نازل ہوا تھا اُسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو نازل فرمایا اُس شان سے صرف علی ابن ابی طالب نے اُس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔

نیز باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اُس کے پاس ہے یعنی اُس کا ظاہر [illegible]

تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی القرآن .

AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ

اُس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے ملی ہیں تو آیا ہم اس میں گناہ گار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اُسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے۔ کیونکہ عنقریب تو آئندہ آنے گا۔ جو تم کو (صحیح) تعلیم دیگا۔

قول صاحب تفسیر صافی اس حدیث میں آئندہ آنیوالے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السلام ہیں۔ صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہ اور اُسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمدؐ کا زمانہ نہ آ جائے اس لئے کہ جب اُن حضرت کا زمانہ آ جائیگا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اس مصحف کو جاری فرما دیں گے جیسے خود جناب علی مرتضٰے نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیر المومنین اُس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اُسے لوگوں تک سامنے لائے تھے اور اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اُسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالٰے نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے آنحضرت کے ارشاد کے موافق اُس کو ان دونوں دفتیوں کے مابین جمع کر دیا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس [کو جمع] کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو اور [جی] چاہے تو نہ سہی) اسی کتاب میں صاحب کتاب نے باسناد خود بزنطی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ [ج]ناب امام رضا علیہ السلام نے مجھے ایک مصحف عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اُسکو کھولا اور اس میں سورۃ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام معہ اُن کے باپ دادا کے نام کے لکھے پائے حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ مصحف ہمارے پاس واپس بھیجدو

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کر دے گا۔ نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اُسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو تم ہمارے نام بھی اس میں پالیتے۔ نیز اُسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو گذر گیا وہ بھی اور جو اب ہو رہا ہے وہ بھی سب اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو گرا دئے گئے اور اس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

صراحة بينة عن عقيدة التحريف

AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ ۳۱

فرق نہ کر سکے۔ مکی کو مدنی سے الگ نہ کر سکے۔ شان نزول کے اسباب سے ناواقف ہو قرآن مجید میں جو الفاظ مبہم ہیں وہ خواہ یکجائی ہوں یا علیحدہ علیحدہ اُن ... واقفیت نہ رکھتا ہو ... خدا میں علم قضا و قدر تقدیم و تاخیر مبین و عمیق وظاہر و باطن ابتداء و انتہا ... وال و جواب، قطع و وصل ... و متشابہ جو ہیں ان سے کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پیچھے کی آیتوں کو نہ پہچانتا ہو۔ اُس حقیقت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ منسوخ کو منہ سے بے خبر ہو۔ مفصل رخصت فرائض و احکام کے وقوع حرام و حلال کے معنی جن کی وجہ سے ملحد گمراہ ہوگئے کچھ نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے۔ آیا ان کے معنی ماقبل پر محمول ہوتے ہیں یا مابعد پر۔ غرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہوسکتا ہے اور نہ اُس کا اہل اور جو شخص بغیر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا ... ہے۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے والا قرار پائے گا اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہی سب سے بڑی بازگشت ہے۔

چھٹا مقدمہ

قرآن مجید کے جمع ہونے کا بیان اور اُس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔

علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ یا علیؑ قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں حریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم اُس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ اور اُس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی مرتضیٰ تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہوگئے اور اُس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اُس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب تک میں اُس کو مطابق منشاء خدا و رسول جمع نہ کر لوں گا اُس وقت تک ردا نہ اوڑھوں گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السّلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اوڑھے اور ... اُس سے ملنے کے لئے آجاتے کافی میں محمد ابن سلیمان نے یہ روایت کسی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی میں آپ پہ قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم اسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اُس کو

ذکاء الاذھان بجواب جلاء الاذھان
ہزار تمہاری دس ہماری
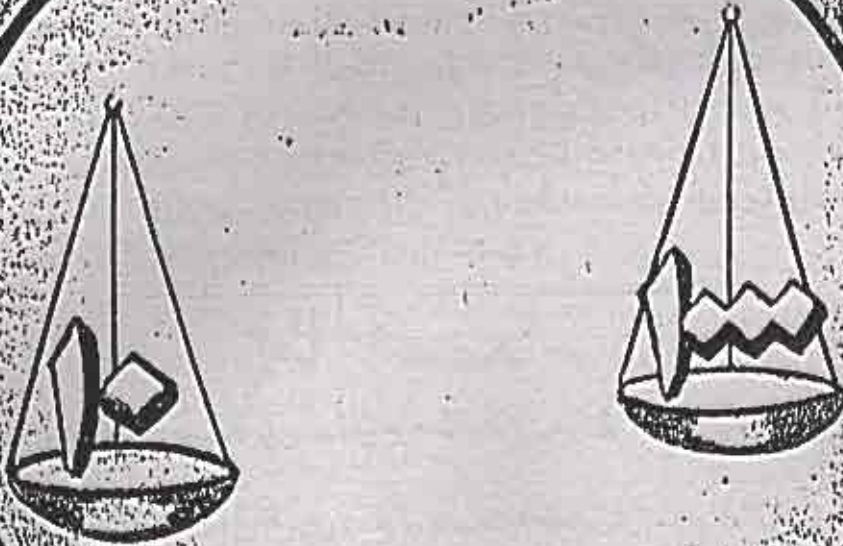
جب کہ اصل قرآن میں تو مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر ہے

القرآن الذی عند الناس مجموعة رطب ویابس ، مع ان والقرآن الاصلی یحتوی حتی علی المملکة الاسلامیة الباکستانیة ایضا

PAKISTAN IS MENTIONED IN THE ORIGINAL HOLY QURAN. PRESENT QURAN IS MEANINGLESS.

مرزا تمہاری دس اماری (ذکاء اللاذهان بجواب جلاء الاذهان) ۵۵۴ مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اِس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اِس میں حضور ؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شُبہ کیوں؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصّہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصّہ جاتا رہا ہے مگر اِس جانے والے حصّہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اِس لئے آپ ناقص الایمان ہیں۔ جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اِس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوےٰ قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دعویٰ پاکستان کا ذکر نہیں مل پایا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُس میں تو کچھ گذر چکا اور جو کچھ گذرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اِس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مس نہیں کر سکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوےٰ ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراض ۵۷۵: انصافی صدا میں ہے

انهم اشتوا نفی الکتاب — انہوں نے قرآن مجید میں دو چیز